

Minhaj-us-Sunnat

رفع الیدین

تالیف

رئیس المحدثین امام محمد بن اسماعیل البخاریؒ

دارالعلم مبینی

توجہ فرمائیں

منہاج السنۃ النبویہ لائبریری

(رجسٹرڈ) حیدرآباد دکن۔

پر اپلوڈ کی جانے والی تمام کتب، تحقیقی مضامین و رسائل، نیز کتب و رسائل کا کوئی ایک ضروری حصہ، عام قارئین کے مطالعے کے لئے اور دعوتی، اصلاحی اور تربیتی مقاصد کی خاطر اپلوڈ کیا جاتا ہے۔

تنبیہ:

کسی بھی کتاب یا اس کے حصہ کو تجارتی یا مادی نفع کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے، نیز یہ عمل اخلاقی، قانونی و شرعی جرم بھی کہلائے گا۔

Minhaj-us-Sunnat-un-
Nabawiya Library,
Hyderabad, TS

رفع اليدين

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

سلسلہ اشاعت نمبر ۱۰۶

نام کتاب	:	رفع الیدین
مؤلف	:	امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ
تحقیق	:	احمد شریف
تصحیح و تقدیم	:	مولانا مختار احمد ندویؒ
مترجم	:	زبیر احمد سلفی
تعداد اشاعت (بار دوم)	:	ایک ہزار
تاریخ اشاعت	:	۲۰۱۵ء
طبع	:	محمد اکرم مختار
ناشر	:	دارالعلم، ممبئی



دارالعلم

DARUL ILM

PUBLISHERS & DISTRIBUTORS

242, J.B.B. Marg, (Belasis Road),

Nagpada, Mumbai-8 (INDIA)

Tel.: (+91-22) 2308 8989, 2308 2231

fax: (+91-22) 2302 0482

E-mail: ilmpublication@yahoo.co.in

”جزء رفع الیدین فی الصلوٰۃ“ کا اردو ترجمہ مسمیٰ بہ

رفع الیدین

نالیں

رئیس المحدثین امام محمد بن اسمعیل بخاریؒ

تحقیق

احمد شریف

تصحیح و تقدیم

مولانا مختار احمد ندوی



ترجمہ

زبیر احمد سلفی

ناشر: دارالعلوم ممبئی



عرض ناشر

نماز میں تکبیر تحریمہ کے ساتھ اور رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے اٹھ کر اور پہلے تشہد کے بعد رفع یدین کرنا نبی کریم ﷺ کی دائمی سنت تھی، آپ ﷺ کے بعد آپ کے اصحاب کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام اور امت کے سلف صالحین کی اقتداء کرتے ہوئے خلف کی پوری جماعت محدثین کرام اور امام ابوحنیفہؒ کے سوا تمام ائمہ مجتہدین نے اس سنت ثابتہ کو زندہ اور باقی رکھا، اور امت محمدیہ ﷺ کی غالب اکثریت کا پوری دنیا میں اس پر عمل ہے۔

خود آنحضرت صلی اللہ وسلم نے اپنی تمام سنن ثابتہ پر امت کے عمل دوام کی بشارت دی ہے، آپ کا ارشاد حق ہے:

”لا تزال طائفة من امتی ظاہرین علی میری امت کا ایک گروہ میری شریعت الحق لا یضرهم من خذلهم“ (مسلم) حقہ پر قائم رہے گا لوگوں کی مخالفت سے انہیں کچھ نقصان نہ ہوگا۔

آنحضرت ﷺ کی تمام سنتوں پر عمل کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے، اس لئے تمام سنن نبویؐ پر عمل امت کا فرض ہے۔

جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ﴾ اور رسول جو تم کو دیں اس کو لے لو اور
 ﴿وَمَا نَهَاكُمُ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ (حشر: ۷) جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔
 سوال صرف نماز میں رفع یدین کرنے کا نہیں ہے بلکہ آپ ﷺ کی تمام قوی اور
 فعلی سنتوں پر صدق دل سے عمل کرنے کا ہے، یہی آنحضرت ﷺ سے سچی محبت اور
 ایمانی اطاعت کی علامت ہے۔

جس نے آنحضرت ﷺ کی کسی بھی سنت سے انحراف کیا وہ صریحی طور پر آپ کی
 نبوت کا منکر ہے، جیسا کہ ارشاد ہے:

”کل امتی یدخلون الجنة الا من میری امت کے سبھی لوگ جنت میں
 ابیٰ قیسل ومن ابیٰ یا رسول اللہ داخل ہوں گے سوائے اس کے جس

قال من اطاعنى دخل الجنة ومن انكار كيا، لوگوں نے پوچھا یا رسول
عصانى فقد ابى“ (رواه البخارى) اللہ ﷺ کس نے انکار کیا؟ آپ نے
فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں جائے گا اور جس نے نافرمانی کی اس
نے میری نبوت کا انکار کیا۔

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنے اس رسالے میں ابورافع عن علی بن ابی
طالب کی سند سے یہ روایت نقل فرمائی ہے، حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
جب تکبیر تحریمہ کہتے تو دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع
میں جانے کا ارادہ کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے اور جب دو رکعتیں پڑھ
کر کھڑے ہوتے تو اسی طرح کرتے تھے۔ یعنی آپ کا یہ عمل دائمی تھا، زندگی بھر
آپ ﷺ نے اسی طرح رفع الیدین کے ساتھ نماز پڑھی اور پڑھائی۔

امام بخاریؒ کا رسالہ ”جزء رفع الیدین فی الصلوٰۃ“ نماز کی مشہور سنت
”رفع الیدین“ کی بابت نہایت مشہور اور معتمد ہے، ہر وہ مسلمان جو چاہتا ہے کہ اس
کی نماز سنت نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحیح احادیث کے مطابق ادا ہو اور عند اللہ
مقبول ہو تو اسے اس مشہور رسالے کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

افسوس رفع الیدین کا مسئلہ مسلمانوں میں سخت اختلاف اور انتشار کا سبب بنا اور

اب تک اس بارے میں بہت سے مسلمان جہالت اور تعصب کا شکار ہیں۔ اس مسئلے پر امت مسلمہ کے رئیس المحدثین حضرت امام بخاریؒ کا یہ رسالہ بہت مفید اور عمل بالکتاب والسنۃ کیلئے بہت بڑی دلیل و حجت ہے۔

احیاء سنت نبویہؐ ”الدار السلفیہ“ کا خاص مشن ہے اور ادارے کا یہ عمل خیر اللہ کے فضل و کرم سے خوب مقبول و محبوب ثابت ہوا ہے، اور اس سے مسلمانوں کو نفع عام حاصل ہوا ہے اور بفضلہ تعالیٰ مسلمانوں میں سنت نبویہؐ کے اتباع اور اس پر عمل کا جذبہ عام ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ رسالے کے مصنف، اس کے مترجم اور ناشرین کی اس سعی مشکور کو قبول فرمائے۔ آمین

والسلام

مختار احمد ندوی

۱۷ دسمبر ۲۰۰۲ء

مُکَلَّمَات

ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم البخاری کہتے ہیں کہ یہ رسالہ ان لوگوں کی تردید میں لکھا گیا ہے جنہوں نے نماز میں رکوع سے پہلے اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد رفع یدین کا انکار کیا ہے اور بلا وجہ اس معاملہ کو لوگوں پر مشتبہ بنا دیا ہے، جب کہ یہ چیز نبی ﷺ، صحابہ کرامؓ اور تابعین سے ثابت ہے اور سلف صالحین نے اس پر عمل کیا ہے۔ اس سلسلے میں جو حدیثیں آئی ہیں وہ صحیح ہیں اور ثقہ لوگوں سے منقول ہیں، لیکن کچھ لوگوں کے دلوں میں رسول ﷺ کی سنت سے بغض و عداوت ہے، ان کے گوشت و ہڈی و دماغ میں بدعت نے گھر بنا لیا ہے جس کی وجہ سے وہ اس سنت کی مخالفت کرتے ہیں، لیکن اس سے کچھ فرق پڑنے والا نہیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی، جو ان کی مدد کرنا چھوڑ دے گا وہ انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور جو ان کی مخالفت کرے گا اس کی مخالفت سے اس جماعت پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ یہ جماعت ہر زمانے میں

رسول اللہ ﷺ کی ان سنتوں کو زندہ کرے گی جو مر چکی ہوں گی اور آپ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرے گی، جس کو لازم پکڑنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں پر فرض قرار دیا گیا ہے، جیسے کہ ان آیات میں ہے:

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَرَسُولٌ جُتْمَہِیْمِ دِیْنِ اِسَے لَے لُو اور جس مانہا کم عنہ فانتہوا﴾ (حشر: ۷) سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔

﴿مَنْ يَطْعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اطَاعَ اللَّهَ﴾ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ (النساء: ۸۰)

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ سِوَمَہِے تِیرَے پُروردگار کی یہ مومن فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپس کے انفسہم حرجا مما قضیت و یسلموا تمام اختلافات میں آپ کو حاکم نہ مان تسلیم﴾ (نساء: ۶۵) لیں، پھر جو فیصلہ آپ ان میں کر دیں

ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں۔

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ ان سَنُو جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے نصیبہم فتنۃ او یصیبہم عذاب الیم﴾ ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہئے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آ پڑے یا (نور: ۶۳)

انہیں دردناک عذاب نہ پہنچے۔

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ تَهْتَدُونَ﴾ رسول اللہ ﷺ تمہارے لئے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ حسنہ لمن كان يرجو الله واليوم موجود ہے، ہر اس شخص کیلئے جو اللہ الاخر و ذکر اللہ کثیرا ﴿(الاحزاب: ۲۱)﴾ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے۔

اللہ اس بندے پر رحم کرے جو رسول اللہ ﷺ کی اتباع میں مدد کا طالب ہو اور اسے غلطیوں سے بچائے کیوں کہ اس کا فرمان ہے:

﴿فَمَنْ اتَّبَعَ هِدَايَ فَلَا يَضِلْ وَلَا يَشْقَى﴾ (طہ: ۱۲۳) نہ گمراہ ہوگا نہ بد نصیب۔



قال رسول الله ﷺ

”صلوا كما رأيتموني أصلي“ (بخاری)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم نماز اسی طرح پڑھنا جیسے کہ

مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔



۱- عن علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم كان يرفع يديه إذا كبر للصلاة حذو منكبيه وإذا أراد أن يركع وإذا رفع رأسه من الركوع وإذا قام من الركعتين فعل مثل ذلك.

قال البخاری و كذلك يروى عن سبعة عشر نفسا من أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم أنهم كانوا يرفعون أيديهم عند الركوع و عند الرفع منه:

عمر بن الخطاب ، علی ابن ابی طالب أبو قتادة

۱- حضرت علی بن ابی طالب نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر تحریمہ کہتے تو دونوں مونڈھوں کو ابر ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع میں جائے گا ارادہ کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہوتے تو اسی طرح کرتے تھے۔

امام بخاری کہتے ہیں کہ اسی طرح سترہ صحابہ (رضی اللہ عنہم) سے مروی ہے کہ وہ رکوع میں جانے سے پہلے اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔ جن کے نام یہ ہیں:

عمر بن خطاب، علی بن ابی طالب، ابو قتادة النصاری، ابو اسید ساعدی بدری، محمد

۱- أخبرنا اسماعیل ابن أبی أویس حدثنی عبد الرحمن بن أبی الزناد عن موسی بن عقبه عن عبد الله بن الفضل الهاشمی عن عبد الرحمن بن هرمز الأعرج عن عبید الله بن أبی رافع عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (الحديث بهذا السند حسن)

بن مسلمہ بدری، سہل بن سعد ساعدی، عبد
اللہ بن عمر بن خطاب، عبد اللہ بن عباس
بن عبد المطلب ہاشمی، خادم رسول انس بن
مالک، ابو ہریرہ دوسی، عبد اللہ بن عمرو بن عاص،
عبد اللہ بن زبیر بن عوام قرشی، وائل بن حجر
حضری، مالک بن حویرث، ابو موسیٰ اشعری،
ابو حمید ساعدی انصاری، ام الدرداء رضی اللہ عنہم۔

الأنصاری، و أبو اسید
الساعدی البدری، و محمد بن
مسلمة البدری، و سهل بن
سعد الساعدی، و عبد الله بن
عمر بن الخطاب، و عبد الله
ابن عباس بن عبد المطلب
الهاشمی، و أنس بن مالك خادم

رسول الله، و أبو هريرة الدوسي، و عبد الله بن عمرو ابن العاص،
و عبد الله بن الزبير بن العوام القرشي، و وائل بن حجر الحضرمي،
و مالك بن الحويرث، و أبو موسى الأشعري، و أبو حميد
الساعدي الأنصاري، ام الدرداء رضي الله عنهم.

حسن اور حمید بن ہلال کہتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ اپنے ہاتھوں کو
اٹھاتے تھے، ان میں سے کسی کو استثناء نہیں
کیا جاسکتا۔ اور اہل علم کے نزدیک کسی
صحابیؓ سے یہ ثابت نہیں ہے کہ اس نے

قال الحسن و حميد بن
هلال: كان أصحاب رسول
الله ﷺ يرفعون أيديهم، لم
يستثن أحد من أصحاب
النبي ﷺ دون أحد و لم يثبت

ہاتھ نہیں اٹھایا ہے۔ ہم نے جو بیان کیا ہے وہ بہت سے صحابہؓ سے مروی ہے۔ اسی طرح مکہ، حجاز، عراق، شام، بصرہ، یمن اور خراسان کے بہت سے علماء سے اسی طرح مروی ہے، جن میں سعید بن جبیر، عطاء بن ابی رباح، مجاہد، قاسم بن محمد، سالم بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب، عمر بن عبد العزیز، نعمان بن ابی عیاش، حسن، ابن سیرین، طاؤس، مکحول، عبد اللہ بن دینار، نافع مولیٰ عبد اللہ بن عمر، حسن بن مسلم اور قیس بن سعد وغیرہ ہیں۔

عند أهل عدم عن أحد من أصحاب النبي ﷺ أنه لم يرفع يديه، و يروى أيضا عن عدة من أصحاب النبي ﷺ ما وصفنا، و كذلك روايته عن عدة من علماء أهل مكة و الحجاز، و أهل العراق و الشام و البصرة و اليمن، و عدة من أهل خراسان، منهم سعيد بن جبیر و عطاء بن أبی رباح و مجاهد و القاسم بن محمد

و سالم بن عبد الله بن عمر بن الخطاب و عمر بن عبد العزيز و النعمان بن أبی عیاش و الحسن و ابن سيرین و طاؤس و مكحول و عبد الله بن دينار و نافع مولى عبد الله بن عمر و الحسن بن مسلم و قیس بن سعد و عدة كثيرة.

حضرت ام درداء سے روایت ہے

و كذلك يروى عن ام

کہ وہ اپنے ہاتھوں کو اٹھاتی تھیں، عبد اللہ بن مبارک اور ان کے اکثر ساتھی بھی اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے، جن میں:

علی بن حسین، عبد بن عمر، یحییٰ بن یحییٰ اور بخارا کے محدثین جیسے عیسیٰ بن موسیٰ، کعب بن سعید، محمد بن سلام، عبد اللہ بن محمد مسندی اور دوسرے بہت سے لوگ ہیں جن کو شمار ہی نہیں کیا جا سکتا، اہل علم کے درمیان اس کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں، عبد اللہ بن زبیر، علی بن عبد اللہ، یحییٰ بن معین، احمد بن حنبل، اسحاق بن ابراہیم، کہتے تھے کہ اس کے بارے میں حدیثیں رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں اور حق ہیں، ان کے زمانہ کے اہل علم بھی یہی کہتے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر بن

الدرداء أنها كانت ترفع يديها وقد كان عبد الله بن المبارك يرفع يديه، وكذلك عامة أصحاب ابن المبارك منهم علي بن الحسين و عبد بن عمرو و يحيى بن يحيى و محدثي أهل بخارى منهم عيسى بن موسى و كعب بن سعيد و محمد بن سلام و عبد الله بن محمد المسندی و عدة مما لا يحصى. لا اختلاف بين ما وصفنا من أهل العلم، و كان عبد الله بن الزبير و علي بن عبد الله و يحيى ابن معين و أحمد بن حنبل، و إسحاق بن

إبراهيم يثبتون عامة هذه | خطاب سے بھی اسی طرح روایت آئی
الأحاديث من رسول الله ﷺ | ہے۔

و يرونها حقاً، وهؤلاء أهل العلم من أهل زمانهم، وكذلك
روى عن عبد الله بن عمر بن الخطاب.

۲- سالم بن عبد الله سے ان کے باپ
نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ
ﷺ کو دیکھا جب آپ تکبیر (تحریمہ)
کہتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو
اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے اور دونوں
سجدوں کے بیچ میں نہیں اٹھاتے تھے۔

علی بن عبد اللہ جو کہ اپنے زمانہ کے سب
سے بڑے عالم تھے کہتے ہیں کہ رفع یدین
مسلمانوں پر واجب ہے، اس روایت کی وجہ سے
جسے زہری نے سالم سے اور انہوں نے اپنے

۲- حدثنا سالم بن عبد
الله عن أبيه قال: رأيت
رسول الله ﷺ يرفع يديه إذا
كبر وإذا رفع رأسه من
الركوع، ولا يفعل ذلك بين
السجدتين.

قال علي بن عبد الله و
كان أعلم أهل زمانه:
رفع اليدين حق على
المسلمين، بما روى الزهري

۲- حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا الزهري عن سالم بن عبد الله عن أبيه
(الحديث صحيح بهذا السند)

عن سالم عن أبيه.

۳- حدثنا محمد بن عمرو قال: شهدت أبا حميد في عشرة من أصحاب النبي ﷺ أحدهم أبو قتادة بن الربيع يقول: أنا أعلمكم بصلاة رسول الله ﷺ قالوا كيف؟ فوالله ما كنت أقدمنا له صحبة ولا أكثرنا له اتباعا قال بل راقبته، قالوا فاذكر قال كان إذا قام إلى الصلاة رفع يديه وإذا ركع وإذا رفع رأسه من الركوع وإذا

باپ (عبداللہ بن عمرؓ) سے روایت کیا ہے۔

۳- محمد بن عمرو نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابو حمید کو رسول اللہ ﷺ کے دس صحابہؓ کے درمیان دیکھا، ان میں ابو قتادہ بن ربیع بھی تھے، وہ کہہ رہے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں، لوگوں نے کہا وہ کیسے؟ اللہ کی قسم نہ تو تم نے ہم سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اختیار کی اور نہ تم ہم سے زیادہ آپؐ کی اتباع کرنے والے ہو۔ انہوں نے کہا لیکن میں نے آپؐ کو بہت غور سے دیکھا ہے، لوگوں نے کہا اچھا بیان کرو۔ انہوں نے کہا کہ جب آپؐ نماز کیلئے کھڑے ہوتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے اور جب رکوع کرتے اور جب

رکوع سے سر اٹھاتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہوتے تو بھی اسی طرح کرتے تھے۔

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابو عاصم سے عبد الحمید بن جعفر کی حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا:

۴۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے ان سے عبد الحمید بن جعفر نے، ان سے محمد بن عمرو بن عطاء نے بیان کیا کہ میں نے ابو حمید کو رسول اللہ ﷺ کے دس صحابہ کے درمیان دیکھا جن میں ابو قتادہ بن ربیع بھی تھے، انہوں نے کہا میں نبی ﷺ کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں، پھر انہوں نے اسی طرح پوری حدیث بیان کی، جس پر تمام لوگوں نے کہا کہ تم نے سچ کہا۔

قام من الر کعتین فعل مثل ذلك.

قال البخاری: سألت

أبا عاصم عن حدیث

عبد الحمید بن جعفر فقال:

۴۔ حدثنی عبد الله بن

محمد حدثنا عبد الحمید بن

جعفر حدثنا محمد بن عمرو

بن عطاء قال: شهدت أبا

حمید فی عشرة من

أصحاب النبی ﷺ أحدهم

أبو قتادة بن ربیع قال: أنا

أعلمکم بصلاة النبی ﷺ

فذكر مثله، فقالوا کلهم

صدق.

۵- حدثني عباس بن سهل
قال: اجتمع أبو حميد و أبو
أسيد و سهل بن سعد و
محمد بن مسلمة فذكروا
صلاة رسول الله ﷺ فقال
أبو حميد: أنا أعلمكم بصلاة
رسول الله ﷺ قام فكبّر ورفع
يديه ثم رفع يديه حين كبر
للركوع فوضع يديه على
ركبتيه.

۵- عباس بن سهل نے بیان کیا ہے کہ
ابو حمید، ابواسید، سهل بن سعد، محمد بن مسلمہ
رضی اللہ عنہم اکٹھا ہوئے تو انہوں نے رسول
ﷺ کی نماز کا ذکر کیا۔ ابو حمید نے کہا میں
رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں تم
سب سے زیادہ جانتا ہوں، چنانچہ وہ کھڑے
ہوئے اور اللہ اکبر کہا اور اپنے دونوں ہاتھوں
کو اٹھایا پھر جب رکوع کیلئے اللہ اکبر کہا تو
اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا پھر اپنے دونوں
ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھا۔

۶- عن العباس بن سهل
الساعدي قال: كنت
بالسوق مع أبي قتادة و

۶- عباس بن سهل ساعدي نے بیان
کیا ہے کہ میں، ابوقتادہ، ابواسید اور
ابو حمید کے ساتھ بازار میں تھا، کبھی کہہ

۵- أخبرنا عبد الله بن محمد حدثنا عبد الملك بن عمرو حدثنا فليح بن سليمان

حدثني عباس بن سهل- (الحديث حسن بهذا السند)

۶- حدثنا عبيد بن يعيش حدثنا يونس بن بكير عن ابن اسحاق عن العباس بن سهل

الساعدي. (الحديث حسن بهذا السند)

رہے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں زیادہ جانتا ہوں، پھر انہوں نے ان میں سے ایک سے کہا کہ تم نماز پڑھ کر بتاؤ، چنانچہ انہوں نے اللہ اکبر کہا پھر قرأت کی پھر اللہ اکبر کہا اور رکوع کیا، لوگوں نے کہا کہ تم نے صحیح طور پر رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھی ہے۔

أبى أسيد و أبى حميد
كلهم يقولون أنا أعلمكم
بصلاة رسول الله ﷺ
فقالوا لأحدكم: صل فکبر
ثم قرأ ثم کبر و رکع،
فقالوا أصبت صلاة
رسول الله ﷺ.

۷- مالک بن حویرث نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اللہ اکبر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۷- عن مالك بن
الحويرث رضى الله عنه
قال: كان النبى ﷺ إذا
كبر رفع يديه و إذا ركع و إذا
رفع رأسه من الركوع.

۸- حضرت انسؓ نے بیان کیا ہے

۸- عن أنس رضى الله عنه

۷- حدثنا أبو الوليد هشام بن عبد الملك و سليمان بن حرب قالا حدثنا شعبة عن قتادة عن نصر بن عاصم عن مالك بن الحويرث (الحديث حسن بهذا السند)

۸- حدثنا محمد بن عبد الله بن حوشب حدثنا عبد الوهاب حدثنا حميد عن أنس. (الحديث حسن بهذا السند)

قال: كان رسول الله ﷺ يرفع يديه عند الركوع. کہ رسول اللہ ﷺ رکوع کے وقت اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۹- عن علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ أن رسول الله ﷺ كان إذا قام إلى الصلاة المكتوبة كبر و رفع يديه حذو منكبيه و إذا اراد أن يركع و يصنعه إذا رفع رأسه من الركوع ولا يرفع يديه في شيء من صلاته وهو قاعد و إذا قام من السجدين رفع يديه كذلك و كبر.

۹- حضرت علیؑ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب فرض نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے مونڈھوں کے برابر لے جاتے اور جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی ایسا کرتے اور جب نماز میں بیٹھے ہوتے تو ہاتھوں کو کسی وقت بھی نہیں اٹھاتے تھے اور جب دونوں سجدوں سے (یعنی دو رکعت پوری کرنے کے بعد) کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اسی طرح اٹھاتے اور اللہ اکبر کہتے۔

۹- حدثنا اسماعيل حدثنا ابن أبي الزناد عن موسى بن عقبة عن عبد الله بن الفضل عن عبد الرحمن بن هرمز الأعرج عن عبيد الله بن أبي رافع عن علي بن أبي طالب (الحديث حسن بهذا السند)

۱۰- عن علقمة بن

وائل بن حجر حدثني أبي

قال: صليت مع النبي ﷺ

فكبر حين افتتح الصلاة و

رفع يديه ثم رفع يديه حين

أراد أن يركع و بعد

الركوع.

قال البخاري و روى

أبو بكر النهشلي عن

عاصم بن كليب عن أبيه

أن علياً رضى الله عنه رفع

يديه في أول التكبير ثم لم

يعد بعدو حديث عبید اللہ

هو شاهد، فإذا روى

۱۰- علقمة بن وائل بن حجر سے ان

کے باپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم

ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ نے جب

نماز شروع کیا تو اللہ اکبر کہا اور اپنے دونوں

ہاتھوں کو اٹھایا، پھر آپ نے جب رکوع کا

ارادہ کیا تو اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اور رکوع

کے بعد بھی اپنے ہاتھوں کو اٹھایا۔

بخاری کہتے ہیں کہ ابو بکر نہشلی عاصم بن

کلیب سے اور انہوں نے اپنے باپ سے

روایت کیا ہے کہ حضرت علیؑ نے پہلی تکبیر

میں اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا پھر اس کے بعد

نہیں اٹھایا تو عبید اللہ کی حدیث شاہد ہے،

کیوں کہ اگر دو آدمی کسی محدث سے روایت

کریں، ان میں سے ایک کہے میں نے ان کو

۱۰- حدثنا أبو نعيم الفضل بن دكين، أنبأنا قيس بن سليم العنبري قال: سمعت

علقمة بن وائل بن حجر حدثني أبي (الحديث حسن بهذا السند)

ایسا کرتے ہوئے دیکھا اور دوسرا کہے کہ میں نے نہیں دیکھا تو جو یہ کہے کہ میں نے انہیں کرتے ہوئے دیکھا ہے اس کی حدیث شاہد مانی جائے گی اور جو یہ کہے کہ اس نے نہیں دیکھا ہے اس کی حدیث شاہد نہیں مانی جائے گی، اس لئے کہ اس نے اس فعل کو یا نہیں رکھا ہے۔

اسی طرح عبد اللہ بن زبیرؓ کا بھی قول ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر دو گواہ اس بات کی گواہی دیں کہ فلاں کا فلاں پر ایک ہزار درہم ہے اور اس نے اس کا اقرار کیا ہے اور کوئی دوسرا یہ گواہی دے کہ اس نے اقرار نہیں کیا ہے تو دونوں گواہوں کے قول پر عمل کیا جائے گا اور دوسرے شخص کی بات ساقط ہو جائے گی۔

اسی طرح سے حضرت بلالؓ نے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خانہ کعبہ میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور فضل بن عباس کہتے ہیں کہ آپ

رجلان عن محدث قال أحدهما: رأيتُه فعل، و قال الآخر لم أره، فالذی قال رأيتُه فعل فهو شاهد والذی قال لم يفعل فليس هو بشاهد لأنه لم يحفظ الفعل.

و هكذا قال عبد الله بن الزبير رضى الله عنه كشاهدين شهدا أن لفلان على فلان ألف درهم بإقراره، و شهد آخر أنه لم يقر بشئ يعمل بقول الشاهدين و يسقط ما سواه.

و كذلك قال بلال رضى الله عنه: رأيت النبي ﷺ [يصلى] فى الكعبة، و قال

نے وہاں نماز نہیں پڑھی، لیکن لوگوں نے حضرت بالؑ کے قول کو لیا ہے اس لئے کہ وہ شاہد ہے اور ان لوگوں کے قول کی طرف توجہ نہیں دی جنہوں نے یہ کہا ہے کہ آپ ﷺ نے نماز نہیں پڑھی کیوں کہ وہ اس کو یاد نہیں رکھ سکے۔

عبدالرحمن بن مہدی کہتے ہیں کہ میں نے ثوری سے نہشلی کی حدیث کا ذکر کیا جو انہوں نے عاصم بن کلیب سے روایت کیا ہے تو انہوں نے اس کا انکار کیا۔

۱۱- سالم بن عبداللہ سے ان کے باپ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں مونڈھوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع کیلئے اللہ اکبر کہتے اور جب

الفضل بن عباس لم یصل و أخذ الناس بقول بلال رضی اللہ عنہ لأنه شاهد، ولم یلتفتوا إلی قول من قال لم یصل حین لم یحفظ۔

قال عبد الرحمن بن مہدی ذکر ت للثوری حدیث النهشلی عن عاصم بن کلیب فأنکره۔

۱۱- عن سالم بن عبد اللہ عن أبيه أن رسول اللہ ﷺ كان يرفع يديه حذو منكبيه إذا افتتح الصلاة و إذا كبر للركوع و

۱۱- حدثنا عبد الله بن يوسف أنبأنا مالك عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن

أبيه (الحديث حسن بهذا السند)

إذا رفع رأسه من الركوع
رفعهما كذلك و كان لا
يفعل ذلك في السجود.

رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اسی طرح سے
اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے اور سجدہ
میں اپنے ہاتھوں کو نہیں اٹھاتے تھے۔

۱۲- عن العلاء أنه سمع
سالم بن عبد الله أن أباہ كان
إذا رفع رأسه من السجود و
إذا أراد أن يقوم رفع يديه.

۱۲- علاء نے بیان کیا ہے کہ انہوں
نے سالم بن عبد اللہ سے سنا کہ ان کے باپ
جب سجدہ سے سر اٹھا کر کھڑے ہونے کا
ارادہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۱۳- أخبرني نافع أن عبد
الله بن عمر كان إذا استقبل
الصلاة رفع يديه، قال و إذا
ركع و إذا رفع رأسه من
الركوع و إذا قام من

۱۳- نافع نے بیان کیا کہ حضرت عبد
اللہ بن عمرؓ جب نماز شروع کرتے تو اپنے
دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع
کرتے اور رکوع سے اپنا سر اٹھاتے اور جب
دونوں سجدوں سے (یعنی دو رکعتوں کے بعد)

۱۲- أخبرنا أيوب بن سليمان حدثنا أبو بكر بن أبي أويس عن سليمان بن بلال عن
العلاء أنه سمع سالم بن عبد الله (الحديث موقوف بهذا السند، لكنه جاء متصلا
في الحديث السابق)

۱۳- حدثنا عبد الله بن صالح حدثنا الليث أخبرني نافع أن عبد الله بن عمر (الحديث موقوف
بهذا السند لكنه جاء متصلا في الحديث رقم ۲، ۴۰، ۵۱ عن عبد الله بن عمر فلا يضر.

السجدتين كبر .

کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے تھے۔

۱۴- عن نافع أن ابن

۱۴- نافع نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن

عمر كان إذا رأى رجلا

عمرؓ جب کسی آدمی کو دیکھتے کہ وہ رکوع میں جا رہے ہیں اور

لا يرفع يديه إذا ركع وإذا

رکوع سے سر اٹھانے کے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو

رفع رماه بالحصي .

نہیں اٹھاتا ہے تو اس کو کنکری سے مارتے تھے۔

۱۵- قال البخاري و

۱۵- بخاریؒ کہتے ہیں کہ ابو بکر بن

يروي عن أبي بكر بن عياش

عیاش نے حصین سے اور انہوں نے مجاہد

عن حصين عن مجاهد أنه

سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ابن عمرؓ

لم ير ابن عمر رفع يديه إلا

کو ہاتھ اٹھاتے ہوئے نہیں دیکھا

في أول التكبير .

سوائے پہلی تکبیر میں۔

و روى عنه أهل العلم أنه

اہل علم کہتے ہیں کہ انہوں نے ابن عمرؓ

لم يحفظ من ابن عمر إلا أن

کو ایسا کرتے ہوئے شاید اس وقت دیکھا

يكون سها كما يسهو الرجل

ہو جب وہ بھول گئے ہوں، جیسے کہ آدمی

في الصلاة في الشيء بعد

نماز میں کوئی چیز بھول جاتا ہے۔ جیسے کہ

۱۴- حدثنا الحميد بن أنبأنا الوليد بن مسلم قال: سمعت زيد بن واقد يحدث عن

نافع (الحديث موقوف بهذا السند)

صحابہ کرامؓ سے نماز میں سہو ہو جاتا تھا، بسا اوقات وہ دو رکعت یا تین رکعت نماز پڑھ کر سلام پھیر دیتے تھے۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ابن عمرؓ اس شخص کو کنکری مارتے تھے جو رفع یدین نہیں کرتا تھا پھر وہ ایسی چیز کیسے چھوڑ سکتے ہیں جس کا دوسروں کو حکم دیتے تھے اور انہوں نے نبی ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے بھی دیکھا تھا۔

بخاریؒ کہتے ہیں کہ یحییٰ بن معین کہتے تھے کہ ابو بکر کی حدیث جو حصین سے مروی ہے غلط ہے، اس کی کوئی حقیقت واصل نہیں۔

۱۶- عمرو بن مہاجر بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن عامر نے مجھ سے کہا کہ

الشیء، کما أن أصحاب محمد ﷺ ربما يسهون في الصلاة فيسلمون في الركعتين وفي الثلاث. ألا ترى أن ابن عمر كان يرمي من لا يرفع يديه بالحصي، فكيف يترك ابن عمر شيئاً يأمر به غيره وقد رأى النبي ﷺ فعله.

قال البخاري قال يحيى بن معين حديث أبي بكر عن حصين إنما هو توهم لا أصل له.

۱۶- حدثنا عمرو بن المهاجر قال: كان عبد

۱۶- حدثنا محمد بن يوسف حدثنا عبد الأعلى بن مسهر حدثنا عبد الله بن العلاء ابن زبر حدثنا عمرو بن المهاجر (الحديث مقطوع بهذا السند)

اللّٰه بن عامر سألني أن
استأذن له علي عمر بن
عبد العزيز فاستأذنت له
عليه فقال الذي جلد أخاه
في أن رفع يديه إن كنا
لنؤدب عليه و نحن
غلمان في المدينة
فلم يأذن له.

قال البخاري وكان
زائدة لا يحدث إلا أهل
السنة اقتداء بالسلف، و لقد
رحل قوم من أهل بلخ
مرجية إلى محمد بن
يوسف بالشام فأراد محمد
إخراجهم منها حتى تابوا
من ذلك و رجعوا إلى

میں ان کیلئے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے
پاس جانے کی اجازت لے لوں، چنانچہ
میں نے ان سے ان کیلئے اجازت حاصل
کر لی، اس شخص نے کہا جس نے ان کے
بھائی کو اس وجہ سے کوڑا مارا تھا کیونکہ اس
نے رفع یدین کیا تھا کہ مدینہ میں ہم
بچوں کی اس پر تادیب کی جائے تو انہوں
نے اسے اس کی اجازت نہیں دی۔

بخاری کہتے ہیں کہ زائدہ صرف اہل
سنت سے بات کرتے تھے اور اس
معاملہ میں سلف کی اقتداء کرتے تھے،
ایک مرتبہ بلخ کے رہنے والے کچھ مرجیہ
لوگ محمد بن یوسف کے پاس شام گئے۔
محمد نے انہیں وہاں سے نکالنا چاہا یہاں
تک کہ انہوں نے اس سے توبہ کیا اور
سنت کی طرف لوٹ آئے۔ بہت سے

علماء کو ہم نے دیکھا کہ وہ سنت سے اختلاف کرنے والوں سے توبہ کرنے کیلئے کہتے تھے پھر اگر وہ توبہ کر لیتے تو انہیں اپنی مجلس میں بیٹھنے دیتے ورنہ مجلس سے نکال دیتے۔

عبد اللہ بن زبیرؓ نے سلیمان بن حرب سے جو کہ مکہ کے قاضی تھے کہہ رکھا تھا کہ بعض اہل رائے کو فتویٰ دینے سے روک دو، چنانچہ سلیمان نے روک دیا تھا۔ پھر مکہ میں کوئی ان کی اجازت کے بغیر فتویٰ دینے کی جرأت نہیں کرتا تھا۔

۱۷- عطاء بیان کرتے ہیں کہ میں

نے ابن عباس، ابن زبیر، ابوسعید اور جابر رضی اللہ عنہم کو دیکھا وہ اپنے ہاتھوں کو

السبیل و السنة. و لقد رأینا غیر واحد من أهل العلم یستییون أهل الخلاف فإن تابوا وإلا أخرجوا من مجالسهم.

و لقد کلم عبد اللہ بن الزبیر سلیمان بن حرب، وهو یومئذ قاضی مکة أن یحجر علی بعض أهل الرأی فحجر عنه سلیمان فلم یکن یجترئ بمکة أن یفتی حتی .

۱۷- عن عطاء قال:

رأیت ابن عباس و ابن الزبیر و أباسعید و جابر ارضی

اللہ عنہم یرفعون أیدیہم إذا افتتحوا الصلاة و إذا رکعوا۔ اس وقت اٹھاتے جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع میں جاتے۔

۱۸- عن أبی ہریرۃ رضی اللہ عنہ أنه کان إذا کبر رفع یدیه و إذا رکع و إذا رفع رأسه من الركوع۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ جب تکبیر (تحریم) کہتے تھے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۱۹- عن عاصم الأحول قال: رأیت أنس بن مالک رضی اللہ عنہ إذا افتتح الصلاة کبر و رفع یدیه و یرفع کلما رکع و رفع رأسه من الركوع۔ عامم احول بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ کو دیکھا، جب وہ نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۱۸- حدثنا محمد بن الصلت حدثنا أبو شہاب عبد ربہ عن محمد بن اسحاق عن عبد الرحمن الأعرج عن أبی ہریرۃ (الحديث موقوف لكنه ذكره متصلا رقم ۵۵) ۱۹- حدثنا مسدد حدثنا عبد الواحد بن زياد عن عاصم الأحول (الحديث موقوف ذكره مرفوعا في مصنف ابن أبي شيبة ۲۳۵/۱)

۲۰- ابو جمرہ بیان کرتے ہیں کہ میں

نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو دیکھا وہ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۲۱- عطاء بیان کرتے ہیں کہ میں نے

حضرت ابو ہریرہؓ کے ساتھ نماز پڑھی، وہ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے اور رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۲۲- عمرو بن مرہ بیان کرتے ہیں

کہ میں مسجد حضرت موتؓ میں گیا وہاں علقمہ بن وائل اپنے باپ سے روایت کر رہے تھے کہ انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ

۲۰- عن أبي جمرۃ قال:

رأيت ابن عباس رضي الله عنه يرفع يديه إذا كبر وإذا رفع رأسه من الركوع.

۲۱- عن عطاء قال:

صليت مع أبي هريرة رضي الله عنه فكان يرفع يديه إذا كبر وإذا رفع.

۲۲- عن عمرو بن مرة

قال: دخلت مسجد حضر موت فإذا علقمة بن وائل يحدث عن أبيه قال:

۲۰- حدثنا مسدد حدثنا هشيم عن أبي جمرۃ. (الحديث موقوف بهذا السند وهشيم مدلس ولم يصرح بالتحديث)

۲۱- حدثنا سليمان بن حرب حدثنا يزيد بن إبراهيم عن قيس بن سعد عن عطاء. (الحديث موقوف لكنه جاء مرفوعاً في الحديث رقم ۵۶)

۲۲- حدثنا مسدد حدثنا خالد حدثنا حصين عن عمرو بن مرة. (الحديث صحيح بهذا السند)

کان النبی ﷺ یرفع یدیه قبل الركوع۔
 رکوع سے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا کرتے تھے۔

۲۳- عن عبد ربہ بن سلیمان بن عمیر
 سلیمان بن عمیر قال: رأیت
 أم الدرداء ترفع یدہا فی
 الصلاة حذو منکیہا۔
 ۲۳- عبد ربہ بن سلیمان بن عمیر
 نے بیان کیا ہے کہ میں نے ام درداء کو
 دیکھا وہ نماز میں اپنے دونوں ہاتھوں کو
 اپنے مونڈھوں کے برابر اٹھاتی تھیں۔

۲۴- عن عبد ربہ بن سلیمان بن عمیر
 سلیمان بن عمیر قال: رأیت
 أم الدرداء ترفع یدہا فی
 الصلاة حذو منکیہا حین
 تفتتح الصلاة و حین ترکع ،
 فإذا قالت سمع اللہ لمن
 حمدہ رفعت یدہا و قالت
 ۲۴- عبد ربہ بن سلیمان بن عمیر
 نے بیان کیا کہ میں نے ام درداء کو دیکھا
 وہ نماز میں اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے
 مونڈھوں تک نماز شروع کرنے کے
 وقت اور رکوع میں جانے کے وقت
 اٹھاتی تھیں اور جب سمع اللہ لمن
 حمدہ کہتیں تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتی تھیں

۲۳- حدثنا خطاب بن اسماعیل عن عبد ربہ بن سلیمان بن عمیر . (الحديث ضعيف بهذا السند و موقوف على أم الدرداء)

۲۴- حدثنا محمد بن مقاتل حدثنا عبد اللہ بن المبارك أنبأنا اسماعیل حدثني عبد ربہ بن سلیمان بن عمیر . (الحديث موقوف بهذا السند)

ربنا و لك الحمد.

اور ربنا و لك الحمد کہتیں۔

قال البخاری: و نساء

امام بخاری کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے

بعض أصحاب النبی ﷺ

بعض اصحاب کی بیویاں جو کہ اپنے ہاتھوں کو

هن أعلم من هؤلاء حين

نماز میں اٹھاتی تھیں ان لوگوں سے زیادہ

رفعن أیدیہن فی الصلاة.

جاتی تھیں (جو اس کا انکار کرتے ہیں)۔

۲۵- عن محارب بن

۲۵- محارب بن دثار نے بیان کیا کہ

دثار [قال: رأیت ابن عمر

میں نے حضرت ابن عمرؓ کو دیکھا وہ جب

رضی اللہ عنہ رفع یدیه فی

رکوع میں جاتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے

الرکوع، فقلت له مه ذلک؟

تھے، میں نے ان سے کہا کہ یہ کیا ہے؟

فقال کان رسول اللہ ﷺ

انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب دو

إذا قام من الرکعتین کبر و

رکعت پڑھ کر کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر

رفع یدیه.

کہتے اور اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۲۶- عن وائل بن حجر

۲۶- وائل بن حجر حضریؓ نے بیان کیا

۲۵- حدثنا اسحاق بن ابراهیم الحنظلی حدثنا محمد بن فضیل عن عاصم بن کلب

عن محارب بن دثار، رأیت ابن عمر. (الحديث حسن بهذا السند)

۲۶- حدثنا مسلم بن ابراهیم حدثنا شعبه حدثنا عاصم بن کلب عن ابيه عن وائل

بن حجر الحضرمی. (الحديث حسن بهذا السند)

ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، جب آپ نے تکبیر تحریمہ کہی تو اپنے ہاتھوں کو اٹھایا، پھر جب آپ نے رکوع کرنے کا ارادہ کیا تو اپنے ہاتھوں کو اٹھایا۔

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ بن خطاب، حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت جابرؓ بن عبد اللہ، عبید بن عمیر کے باپ، حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت ابو موسیٰؓ نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ رکوع میں جانے کے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ جو ہم نے بیان کیا ہے وہ ان شاء اللہ سمجھداروں

الحضرمی رضی اللہ عنہ اُنہ صلی مع النبی ﷺ فلما کبر رفع یدیه فلما اراد ان یرکع رفع یدیه۔

قال البخاری: ویروی عن عمر ابن الخطاب عن النبی ﷺ عن أبی ہریرۃ عن النبی ﷺ و عن جابر بن عبد اللہ عن النبی ﷺ و عن عبید بن عمیر عن أبیه عن النبی ﷺ و عن ابن عباس عن النبی ﷺ و عن أبی موسی عن النبی ﷺ کان یرفع یدیه عند الرکوع و إذا رفع رأسه۔

قال البخاری و فیما ذکرنا کفایۃ لمن یرفہمہ

۱۶ - حدثنا محمد بن یوسف حدثنا عبد الأعلى بن مسهر حدثنا عبد اللہ بن العلاء

بن زبر حدثنا عمرو بن المهاجر (الحديث مقطوع بهذا السند)

إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى .

کیلئے کافی ہوگا۔

۲۷- أخبرني الحسن بن مسلم أنه سمع طاوؤسًا يسأل عن رفع اليدين في الصلاة، قال رأيت عبد الله و عبد الله و عبد الله يرفعون أيديهم ، فعبد الله بن عمرو و عبد الله بن عباس و عبد الله بن الزبير .

۲۷- حسن بن مسلم نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے طاوؤس سے سنا، ان سے نماز میں رفع یدین کے بارے میں پوچھا گیا، انہوں نے کہا کہ میں نے عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے وہ اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

قال طاوؤس في التكبيرة الأولى التي للاستفتاح باليدين أرفع مما سواها من التكبير ؟ قلت لعطاء: أبلغكم أن التكبيرة الأولى أرفع مما سواها من التكبير ؟ قال: لا .

طاوؤس کہتے ہیں کہ تکبیر اولی جس سے نماز شروع کی جاتی ہے اس میں ہاتھ اور تکبیروں سے زیادہ اوپر اٹھایا جائے گا۔ میں نے عطاء سے پوچھا کہ کیا آپ کو یہ خبر ملی ہے کہ تکبیر اولی میں ہاتھ اور تکبیروں سے زیادہ اوپر اٹھایا جائے؟ انہوں نے کہا نہیں۔

۲۷- حدثنا محمد بن مقاتل أخبرنا عبد الله عن ابن جريج قراءة قال: أخبرني الحسن بن مسلم . (الحديث موقوف بهذا السند)

قال البخاری: ولو تحقق
حدیث مجاہد أنه لم ير ابن
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
رفع یدیه لکان حدیث
طاؤس و سالم و نافع و
محارب بن دثار و أبی الزبیر
حین رأوه أُولی، لأن ابن
عمر رواه عن رسول اللہ ﷺ
فلم یکن یخالف الرسول مع
ما رواه أهل العلم من أهل
مكة و المدينة و الیمن و
العراق یرفع یدیه
حتی لقی اللہ .

۲۸- عن الحسن قال:

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ مجاہد کی حدیث
جس میں یہ ہے کہ انہوں نے ابن عمرؓ کو رفع
یدین کرتے ہوئے نہیں دیکھا اگر صحیح بھی ہو
تو طاؤس، سالم، نافع، محارب بن دثار اور ابو
زبیر کی روایت کو بدرجہ اولیٰ صحیح مانا جائے
گا، جس میں یہ ہے کہ انہوں نے ابن عمرؓ کو
رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا ہے، اس
لئے کہ ابن عمرؓ نے اسے رسول اللہ ﷺ
سے روایت کیا ہے، لہذا وہ رسول اللہ ﷺ
کی مخالفت نہیں کر سکتے، اس کے علاوہ مکہ،
مدینہ، یمن اور عراق کے علماء نے ان سے
یہ روایت کیا ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں اٹھاتے
تھے یہاں تک کہ وفات ہو گئی۔

۲۸- حسن نے بیان کیا ہے کہ نبی

۲۸- حدثنی مسدد قال: أنبأنا يزيد بن زريع عن سعيد عن قتادة عن الحسن .

(الحديث موقوف بهذا السند)

ﷺ کے اصحاب کے ہاتھ گویا کہ نچھے تھے، جب وہ رکوع کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اسے اٹھاتے تھے۔

۲۹- حمید بن ہلال نے بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ کے اصحاب جب نماز پڑھتے تو ان کے ہاتھ ان کے کانوں کے برابر ہوتے گویا کہ وہ نچھے ہوں۔

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ حسن اور حمید بن ہلال نے نبی ﷺ کے اصحاب میں سے کسی صحابی کو مستثنیٰ نہیں کیا ہے۔

۳۰- حضرت وائل بن حجرؒ نے کہا کہ میں

کان أصحاب النبی ﷺ كأنما أیدیہم المراوح یرفعونہا إذا رکعوا وإذا رفعوا رؤوسہم۔

۲۹- عن حمید بن ہلال قال: کان أصحاب النبی ﷺ إذا صلوا کان أیدیہم حیال آذانہم كأنہا المراوح۔

قال البخاری: فلم یستن الحسن و حمید بن ہلال أحدا من أصحاب النبی ﷺ دون أحد۔

۳۰- عن وائل بن

۲۹- حدثنا موسى بن اسماعيل حدثنا أبو هلال عن حميد بن هلال. (الحديث حسن بهذا السند)

۳۰- حدثنا محمد بن مقاتل أنبأنا عبد الله أنبأنا زائدة بن قدامة حدثنا عاصم بن كليب الحرمي، حدثنا أبي أن وائل بن حجر قال: (الحديث حسن بهذا السند)

نے سوچا کہ جا کر رسول اللہ ﷺ کی نماز دیکھوں کہ آپ کیسے پڑھتے ہیں، میں نے آپ کی طرف دیکھا، آپ نے اللہ اکبر کہا اور اپنے ہاتھوں کو اٹھایا پھر جب رکوع کا ارادہ کیا تو اسی طرح اٹھایا پھر جب (رکوع سے) اپنا سراٹھایا تو اپنے ہاتھوں کو اسی کے مثل اٹھایا۔ پھر ٹھنڈی کے زمانے میں، میں نے آپ کو اور صحابہ کرام کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا وہ موٹے اور بھاری کپڑے پہنے ہوئے تھے، ان کے ہاتھ کپڑوں کے نیچے حرکت کرتے تھے۔

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ وائل بن حجرؒ نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کسی کو مستثنیٰ نہیں کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے ہاتھ نہیں اٹھایا۔

۳۱- حضرت عبد اللہ بن مسعود نے

حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قلت لأنظرن إلى صلاة رسول الله ﷺ كيف يصلي؟ قال فنظرت إليه قال فكبر و رفع يديه ثم لما أراد أن يركع رفع يديه مثلها ثم رفع رأسه فرفع يديه مثلها ثم كنت بعد ذلك في زمان فيه برد عليهم جل الثياب تحرك أيديهم من تحت الثياب.

قال البخاري: ولم يستثن وائل بن حجر من أصحاب النبي ﷺ أحدا إذا صلوا مع النبي ﷺ أنه لم يرفع يديه.

۳۱- قال ابن مسعود:

فرمایا: کیا میں تم کو رسول اللہ ﷺ کی نماز نہ پڑھاؤں؟ پھر انہوں نے نماز پڑھی اور ایک ہی مرتبہ ہاتھ اٹھایا۔

امام احمد بن حنبلؒ یحییٰ بن آدم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے عبد اللہ بن ادريس کی کتاب میں دیکھا جو عاصم بن کلیب سے مروی ہے، اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ ”انہوں نے دوبارہ ہاتھ نہیں اٹھایا“ اور یہ زیادہ صحیح ہے، اس لئے کہ جو چیز نوشتہ میں ہو وہ اہل علم کے نزدیک زیادہ محفوظ مانی جاتی ہے۔ آدمی کوئی چیز بیان کرتا ہے پھر کتاب کی طرف رجوع کرتا ہے اور جس طرح کتاب میں ہوتا ہے اسی طرح مانا جاتا ہے۔

ألا أصلى لكم صلاة رسول الله ﷺ فصلی و لم یرفع یدیه إلا مرة.

و قال أحمد بن حنبل عن يحيى بن آدم قال: نظرت فی کتاب عبد الله ابن ادريس عن عاصم بن کلیب لیس فیہ ثم لم یعد، فهذا أصح لأن الكتاب أحفظ عند أهل العلم لأن الرجل يحدث بشئ ثم یرجع إلی الكتاب فیکون کما فی الكتاب.

۳۱- قال البخاری: و یروی عن سفیان عن عاصم بن کلیب عن عبد الرحمن بن الأسود عن علقمة قال، قال ابن مسعود. (الحديث حسن)

۳۲- عن عبد الله قال:
علمنا رسول الله ﷺ الصلاة
فقام فكبر و رفع يديه ثم ركع
و طبق يديه فجعلها بين
ركبتيه، فبلغ ذلك سعدا فقال
صدق أحى كذا نفعك ذلك في
أول الإسلام، ثم أمرنا بهذا.

۳۲- حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے
کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز
سکھائی۔ آپؐ کھڑے ہوئے اور اللہ
اکبر کہا اور اپنے ہاتھوں کو اٹھایا پھر رکوع
کیا اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر
گٹھنوں کے درمیان کر لیا۔ یہ بات سعد
بن ابی وقاص کو معلوم ہوئی تو انہوں نے

کہا میرے بھائی نے سچ کہا، ابتدائے اسلام میں ہم ایسے ہی کرتے تھے پھر
ہمیں یہ حکم دیا گیا (کہ ہاتھوں کو گٹھنوں پر رکھیں)۔

قال البخاری : و هذا
المحفوظ عند أهل النظر من
حديث عبد الله بن مسعود.
۳۳- عن البراء أن النبي

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ اہل علم کے
نزدیک حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی یہ
حدیث زیادہ محفوظ ہے۔

۳۳- حضرت براءؓ نے بیان کیا کہ

۳۲- حدثنا الحسن بن الربيع حدثنا ابن ادریس عن عاصم بن كليب عن عبد
الرحمن بن الأسود حدثنا علقمة أن عبد الله. (الحديث حسن بهذا السند)

۳۳- و حدثنا الحميدى حدثنا سفيان عن يزيد بن أبي زياد ههنا عن ابن أبي ليلى عن
البراء (الحديث بهذا السند ضعيف)

نبی ﷺ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

کبر۔ کان یرفع یدیه إذا

سفیان کہتے ہیں کہ جب شیخ (یزید بن ابی زیاد) بوڑھے ہو گئے تو انہوں نے لوگوں سے یہ الفاظ بھی کہے ”ثم لم یعد“ (پھر انہوں نے ہاتھ نہیں اٹھایا)۔

قال سفیان: لما کبر الشیخ لقنوه ثم لم یعد۔

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ دوسرے حفاظ حدیث جنہوں نے یزید بن ابی زیاد سے اس روایت کو پہلے سنا ہے جن میں سفیان، شعبہ اور زہری ہیں، ان کی روایت میں یہ الفاظ ”ثم لم یعد“ (پھر انہوں نے ہاتھ نہیں اٹھایا) نہیں ہیں۔

قال البخاری: و كذلك روى الحفاظ من سمع من یزید بن ابی زیاد: قدیما منهم الثوری و شعبه و زهیر لیس فیہ ثم لم یعد۔

۳۳ (الف)۔ حضرت براءؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں کے برابر اٹھاتے تھے۔

۳۴ (أ)۔ عن البراء قال: کان النبی ﷺ یرفع یدیه إذا کبر حذو أذنیہ۔

۳۴ (أ)۔۔ حدثنا محمد بن یوسف حدثنا سفیان عن یزید بن ابی زیاد عن ابن ابی لیلی عن البراء۔ (الحديث بهذا السند ضعيف)

۳۴ (ب)۔ حضرت برائے نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا آپ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اس کے بعد پھر نہیں اٹھاتے تھے۔

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ ابن ابی لیلیٰ نے اس کو اپنے حافظے سے روایت کیا ہے۔ پس جس نے اس کو ابن ابی لیلیٰ کی کتاب سے نقل کر کے بیان کیا ہے اس نے ”ابن ابی لیلیٰ عن یزید“ کی سند سے اس کو نقل کیا ہے اور یزید بن ابی زیاد نے جو زیادتی بیان کی ہے اس کو بھی نقل کر دیا ہے لیکن صحیح وہ ہے جس کو سفیان ثوری، شعبہ اور سفیان بن عیینہ نے یزید سے روایت کیا ہے جو کہ پہلے ہے۔ (یعنی یزید کے بوڑھے ہونے سے پہلے)۔

۳۴ (ب)۔ عن البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: رأيت النبي ﷺ يرفع يديه إذا كبر ثم لم يرفع. قال البخاري: و إنما روى ابن أبي ليلي هذا من حفظه، فأما من حدث عن ابن أبي ليلي من كتابه فإنما حدث عن ابن أبي ليلي عن يزيد فرفع الحديث إلى تلقين يزيد، و المحفوظ ما روى عنه الثوري و شعبة و ابن عيينة قديما.

۳۴ (ب)۔ قال: البخاري و روى وكيع عن ابن أبي ليلي عن أخيه عيسى و الحكم بن عتيبة عن ابن أبي ليلي عن البراء (الحديث معلق بهذا السند)

۳۵- قال البخاری: فأما احتجاج بعض من لا يعلم بحديث و كيع عن الأعمش عن المسيب بن رافع عن تميم بن طرفة عن جابر بن سمرة قال: دخل علينا النبي ﷺ و نحن رافعوا أيدينا في الصلاة، فقال: ما لي أراكم رافعي أيديكم كأنها أذنان خيل شمس، اسكنوا في الصلاة فإنما كان هذا في التشهد لا في القيام كان يسلم بعضهم على بعض فنهي النبي ﷺ عن رفع الأيدي في التشهد

۳۵- امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ بعض نادان لوگ اس حدیث کو حجت بناتے ہیں جس کو کوع نے اعمش سے اور انہوں نے مسیب بن رافع سے اور انہوں نے تمیم بن طرفہ سے اور انہوں نے حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن ہمارے پاس آئے اس وقت ہم نماز میں اپنے ہاتھوں کو اٹھا رہے تھے، آپؐ نے فرمایا: کیا بات ہے کہ میں تم کو دیکھ رہا ہوں کہ تم اپنے ہاتھوں کو اٹھا رہے ہو گویا کہ وہ کسی سرکش گھوڑے کی دم ہے، تم نماز میں سکونت اختیار کرو۔ یہ درحقیقت تشہد میں تھا نہ کہ قیام میں، اسی طرح لوگ ایک دوسرے کو سلام کیا کرتے تھے، چنانچہ نبی کریم ﷺ

ولا يحتج بهذا من له حظ
من العلم هذا معروف
مشهور لا اختلاف فيه، ولو
كان كما ذهب إليه لكان
رفع الأيدي في أول التكبيرة
وأيضا تكبيرات صلاة العيد
منهيا عنها لم يستثن رفعها
دون رفع.

۳۶- عن عبيد الله بن
القبطية قال: سمعت جابر
بن سمرة يقول: كنا إذا
صلينا خلف النبي ﷺ قلنا
السلام عليكم السلام
عليكم. فأشار مسعر بيده

نے تشہد میں ہاتھ اٹھاتے نے سے منع
کر دیا۔ لہذا اس کو وہ شخص حجت نہیں بنا سکتا
جس کو ذرا بھی علم ہے، یہ معروف و مشہور
بات ہے، جس میں کوئی اختلاف نہیں اور
اگر ایسی بات ہوتی جیسے یہ لوگ کہتے ہیں تو
تکبیر تحریرہ اور نماز عید کی تکبیروں میں بھی
ہاتھ کا اٹھانا منع ہوتا ہے، اس لئے کہ آپ
نے کسی رفع یدین کو مستثنیٰ نہیں کیا ہے۔

۳۶- عبيد الله بن قبطية نے بیان کیا
ہے کہ میں نے جابر بن سمرة سے سنا وہ
کہہ رہے تھے کہ جب ہم نبی کریم ﷺ
کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم السلام
علیکم، السلام علیکم کہتے تھے اور مسعر نے
اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا تو رسول اللہ

۳۶- وقد ثبت حديث حدثناه أبو نعيم حدثنا مسعر عن عبيد الله بن القبطية قال:
سمعت جابر بن سمرة يقول. (الحديث صحيح)

ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہیں، گویا کہ وہ کسی سرکش گھوڑے کی دم ہے ان کیلئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے ہاتھ کو اپنے ران پر رکھیں، پھر اپنے دائیں اور بائیں جانب سلام پھیریں۔

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ پس آدمی اس بات سے ڈرے کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف ایسی بات منسوب کرے جو آپؐ نے نہیں کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہئے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آپڑے، یا انہیں دردناک عذاب نہ پہنچے۔

۳۷- سفیان بن عبد الملك نے

فقال ما بال هؤلاء يؤمنون بأيديهم كأنها أذناب خيل شمس، إنما يكفى أحدهم أن يضع يده على فخذه ثم يسلم على أخيه من عن يمينه و من عن شماله.

قال البخاري: فليحذر امرء أن يقول على رسول الله ﷺ ما لم يقل، قال الله عز وجل:

﴿فليحذر الذين يخالفون عن أمره أن تصيبهم فتنة أو يصيبهم عذاب اليم﴾ (النور: ۶۳)

۳۷- عن سفیان بن

بیان کیا ہے کہ میں نے سعید بن جبیر سے نماز میں رفع یدین کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ وہ ایسی چیز ہے جس سے تم اپنی نماز کو مزین کرتے ہو۔

۳۸- نافع نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر اللہ اکبر کہتے اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے اپنا سر اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر پوری طرح کھڑے ہو جاتے تو اسی طرح ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔ میں نے نافع سے کہا کہ کیا ابن عمرؓ تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے ہاتھوں کو کچھ زیادہ اٹھاتے تھے؟ انہوں نے کہا نہیں۔

ابو عبد اللہ کہتے ہیں کہ اہل حجاز و اہل

عبد الملك قال: سألت سعيد بن جبير عن رفع اليدين في الصلاة فقال: هو شيء تزين به صلاتك.

۳۸- عن نافع أن ابن عمر كان يكبر بيديه حين يستفتح و حين يركع و حين يقول سمع الله لمن حمده و حين يرفع رأسه من الركوع و حين يستوي قائما، قلت لنافع كان ابن عمر يجعل الأول أرفعهن قال لا.

قال أبو عبد الله: و لم

۳۸- حدثنا محمود أنبأنا عبد الرزاق أنبأنا ابن جريج أخبرني نافع. (الحديث

موقوف و لكنه جاء متصلا عن ابن عمر رقم ۴۰، ۴۱، ۵۱)

عراق میں سے جتنے بھی صاحب نظر کو ہم نے پایا جن میں عبد اللہ بن زبیر، علی بن عبد اللہ بن جعفر، یحییٰ بن معین، احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ ہیں، ان لوگوں کے نزدیک رسول اللہ ﷺ سے رفع یدین کا ترک کرنا ثابت نہیں، اور نہ ہی کسی صحابی سے یہ ثابت ہے کہ انہوں نے رفع یدین نہیں کیا۔

یثبت عند أهل النظر ممن أدر كنا من أهل الحجاز وأهل العراق منهم عبد الله بن الزبير و علي بن عبد الله بن جعفر و يحيى بن معين و أحمد بن حنبل و إسحاق بن راهويه، هؤلاء أهل العلم من بين أهل زمانهم، فلم يثبت

عند أحد منهم علم في ترك رفع الأيدي عن النبي ﷺ ولا عن أحد من أصحاب النبي ﷺ أنه لم يرفع يديه.

۳۹- حسن اور ابن شہاب کہتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی نماز کیلئے تکبیر (تحریمہ) کہے تو اپنے ہاتھوں کو تکبیر کے وقت اٹھائے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھائے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھائے۔

۳۹- عن الحسن و ابن شهاب أنهما كانا يقولان: إذا كبر أحدكم للصلاة فليرفع يديه حين يكبر و حين يرفع رأسه من الركوع.

وکان ابن سیرین يقول:
هو من تمام الصلاة.

۴۰- عن عبد الله بن عمر
قال: رأيت رسول الله ﷺ
إذا افتتح التكبير في الصلاة
رفع يديه حين يكبر حتى
يجعلها حذو منكبيه، وإذا
كبر للركوع فعل مثل ذلك و
إذا قال سمع الله لمن حمده
فعل مثل ذلك و قال ربنا و
لك الحمد، ولا يفعل ذلك
حين يسجد ولا حين يرفع
رأسه من السجود.

قال البخاري: وکان ابن

ابن سیرین کہتے تھے کہ وہ نماز کو پوری
کرنے والی چیزوں میں سے ہے۔

۴۰- حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا
کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا
جب آپ نماز کیلئے تکبیر (تحریمہ) کہتے
تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے مونڈھوں
کے برابر اٹھاتے تھے اور جب رکوع
کیلئے اللہ اکبر کہتے تو اسی طرح کرتے
تھے، اور جب سمع اللہ لمن
حمدہ کہتے تو اسی طرح کرتے تھے اور
ربنا و لک الحمد کہتے اور جب سجدہ
میں جاتے اور سجدہ سے سر اٹھاتے تو ایسا
نہیں کرتے تھے۔

امام بخاری کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن

۴۰- حدثنا أبو اليمان أنبأنا شعيب عن الزهري عن سالم بن عبد الله أن عبد الله بن عمر (الحديث صحيح بهذا السند)

المبارك يرفع يديه وهو أكبر
 أهل زمانه علما فيما يعرف
 فلو لم يكن عنده من لا يعلم
 من السلف علم فاقتدى بابن
 المبارك فيما اتبع الرسول و
 أصحابه و التابعين لكان
 أولى به من أن ينه من لا
 يعلم، و العجب أن يقول
 أحدهم كان ابن عمر رضى
 الله عنه صغيرا فى عهد
 النبى ﷺ و لقد شهد النبى ﷺ
 لابن عمر بالصلاح.

۴۱- عن حفصة أن
 رسول الله قال: "إن عبد الله

مبارك اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے اور وہ
 اپنے زمانے میں سب سے بڑے عالم
 تھے۔ پس جس کے پاس سلف کے بارے
 میں علم نہ ہو وہ ابن مبارک کی اقتداء کرے،
 اس چیز میں جس میں انہوں نے رسول اللہ
 ﷺ، آپ کے صحابہ اور تابعین کی اتباع کی
 ہے اور یہ اس بات سے بہتر ہے کہ وہ اس
 شخص کے قول کو اختیار کرے جسے علم نہیں اور
 یہ کہنا بہت ہی عجیب و غریب ہے کہ ابن عمرؓ
 نبی ﷺ کے زمانے میں چھوٹے تھے،
 حالانکہ نبی ﷺ نے ابن عمرؓ کے صالح
 ہونے کی گواہی دی ہے۔

۴۱- حضرت حفصہؓ نے بیان کیا کہ
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عبد اللہ بن عمرؓ

۴۱- حدثنا يحيى بن سليمان حدثنا ابن وهب عن يونس عن سالم بن عبد الله عن أبيه عن حفصة. (الحديث حسن بهذا السند)

صالح آدمی ہیں۔

ابن عمر رجل صالح۔“

۴۲- سفیان نے بیان کیا کہ حضرت

۴۲- حدثنا سفیان قال:

عمرؓ اور حضرت ابن عمرؓ نے کہا کہ مجھے یاد

قال عمر و قال ابن عمر

ہے کہ عمرؓ جب اسلام لائے تو لوگوں نے

رضی اللہ عنہ انی لأذكر

کہا کہ عمرؓ لا دین ہو گئے، اتنے میں عاص

عمر حين أسلم فقالوا صبأ

بن وائل آئے اور کہنے لگے کہ عمرؓ لا دین

عمر صبأ، فجاء العاص بن

ہو گئے تو کیا ہوا میں ان کو پناہ دیتا ہوں،

وائل فقال صبأ عمر صبأ عمر

پھر لوگوں نے انہیں چھوڑ دیا۔

فمه فأنا له جار فتركوه.

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ جنہیں اس

قال البخاری: و طعن من

مسئلے کے بارے میں علم نہیں وہ یہ بھی

لا يعلم، فقال فی وائل بن

عیب لگاتے ہیں کہ وائل بن حجر (جن

حجر إن وائل بن حجر من

سے رفع یدین کے بارے میں حدیث

أبناء ملوك اليمن و قدم علی

آئی ہے) وہ یمن کے بادشاہوں کی

النبي ﷺ فأكرمه و أقطع له

اولاد ہیں، وہ نبی ﷺ کے پاس آئے تو

أرضاً و بعث معه معاوية بن

آپ نے ان کی عزت کی اور ان کو زمین

أبی سفیان. (الحديث حسن)

۴۳۔ علقمة بن وائل سے ان کے

باپ (وائل بن حجر) نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ان کو زمین کا ایک ٹکڑا عطا کیا اور ان کے ساتھ معاویہ بن ابوسفیانؓ

۴۳۔ عن علقمة بن وائل

عن أبيه أن النبي ﷺ أقطع له أرضاً وبعث معه معاوية ابن أبي سفيان.

کو بھیجا۔ ایک کا ٹکڑا عطا کیا اور ان کے ساتھ معاویہؓ بن ابوسفیانؓ کو بھیجا (اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہمیشہ نماز نہیں پڑھتے تھے، اس لئے ان کی روایت کو آپؐ کے ہمیشہ کے عمل پر شاہد نہیں مانا جائے گا)۔

۴۴۔ علقمة بن وائل سے ان کے

باپ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے انہیں حضرت موت میں زمین کا ایک ٹکڑا دیا۔

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ وائل بن حجرؓ کا قصہ اہل علم کے نزدیک معروف و مشہور ہے، انہوں نے کئی بار نبی ﷺ سے

۴۴۔ عن علقمة بن وائل

عن أبيه أن النبي ﷺ أقطع له أرضاً بحضر موت.

قال البخاري: وقصة وائل بن حجر مشهورة عند أهل العلم وما ذكر

۴۳۔ أخبرنا حفص بن عمر حدثنا جامع بن مطر عن علقمة بن وائل عن أبيه. (الحديث بهذا السند حسن)

۴۴۔ أخبرنا حفص بن عمر قال حدثنا جامع بن مطر عن علقمة بن وائل عن أبيه.

(الحديث حسن بهذا السند)

حدیثیں بیان کی ہیں اور آپؐ کا ذکر کیا ہے
(نہ کہ ایک ہی بار) اور اگر کوئی چیز (دائل
بن حجر کے بجائے) ابن مسعود، براء اور
جابر رضی اللہ عنہم سے ثابت ہو کہ انہوں
نے نبیؐ سے نقل کیا ہے تو یہ نادان لوگ اس
کی بھی تاویلیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں
کہ اگر یہ چیزیں نبیؐ سے ثابت ہیں تو
ہمارے بڑے علماء و سرداروں نے اس کا
دوسرا معنی لیا ہے کیوں کہ وہ اپنی رائے کے
سامنے حدیثوں کو بھی رد کر دیتے ہیں۔

وکیع کہتے ہیں کہ جس نے حدیث کو
اسی طرح طلب کیا جیسے وہ آئی ہے وہ
صاحب سنت ہے اور جس نے حدیث
اسلئے طلب کیا تا کہ اپنی خواہش کو تقویت
دے تو وہ بدعتی ہے یعنی انسان پر واجب
ہے کہ وہ حدیث رسول کے مقابلے میں

النبي ﷺ مرة بعد مرة ولو
ثبت عن ابن مسعود و
البراء و جابر رضی اللہ
عنہم عن النبي ﷺ شئ
لکان فی علل هؤلاء الذين
لا يعلمون أنهم يقولون إذا
ثبت الشئ عن النبي ﷺ
أن رؤساء عالم يأخذوا
هذا بما أخذ لما يريدون
الحديث للالغاء برأيهم.

ولقد قال وقیع: من
طلب الحديث كما جاء
فهو صاحب سنة، ومن
طلب الحديث ليقوى هواه
فهو صاحب بدعة یعنی أن
الإنسان ينبغي أن يلغى رأيه

لحدیث النبی ﷺ.

اپنی رائے کو ترک کر دے۔

۴۵- حیث یثبت

الحدیث ولا یعلل بعلل

لا یصح لیقوی ہواہ، وقد

ذکر عن النبی ﷺ لا یؤمن

أحد کم حتی یکون ہواہ

تبعالما جئت بہ. (الحدیث

ضعیف)

و قد قال معمر: أهل

العلم کان الأول

فالأول أعلم وهؤلاء

الآخر فالآخر عندهم

أعلم.

و لقد قال ابن المبارك

۴۵- جب حدیث صحیح ثابت ہو اور اس

میں کسی قسم کی علت نہ ہو تو اس کے اپنی

خواہش کی تقویت کیلئے استعمال کرنا درست

نہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا ہے: تم میں سے

کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا

جب تک کہ وہ اپنی خواہشات کو اس چیز کے

تابع نہ بنادے جس کو میں لے کر آیا ہوں۔

معمر کہتے ہیں کہ اہل علم میں جو پہلے گزرے

ہیں وہ زیادہ جاننے والے ہیں پھر جوان کے بعد

ہوئے ہیں وہ زیادہ جاننے والے ہیں اور متاخرین

کے نزدیک بعد میں آنے والے لوگ پہلے لوگوں

سے زیادہ جاننے والے ہیں۔

عبد اللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ میں

۴۵- حدثنا محمد بن يوسف حدثنا عبد الأعلى بن مسهر حدثنا عبد الله بن العلاء

بن زبر حدثنا عمرو بن المهاجر (الحدیث مقطوع بهذا السند)

نعمان بن ثابت کے بغل میں نماز پڑھ رہا تھا، میں نے رفع یدین کیا، انہوں نے کہا کہ مجھے خوف ہوا کہ تم اڑنے والے ہو، میں نے کہا کہ اگر میں پہلی بار (یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت جب ہاتھ اٹھایا تھا) میں نہیں اڑا تو دوسری بار میں بھی نہیں اڑوں گا۔

وکیع کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ابن مبارک پر رحم کرے ان کی حاضر جوابی سے ان کا مد مقابل حیران رہ گیا۔ یہ ان لوگوں کے مشابہ ہے جو اپنی گمراہی میں حد سے تجاوز کر جاتے ہیں اگر ان کی مدد نہ کی جائے (اور ہلاکت سے انہیں نہ بچایا جائے)۔

۴۶- سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو

كنت أصلى إلى جنب النعمان بن ثابت فرفعت يدي فقال إنما خشيت أن تطير فقلت إن لم أطر في أوله لم أطر في الثانية.

قال وكيع: رحمة الله على ابن المبارك كان حاضر الجواب فتحير الآخر وهذا أشبه من الذين عادون في غيهم إذا لم ينصروا.

۴۶- أخبرني سالم بن عبد الله يعني ابن عمر قال:

۴۶- حدثنا عبد الله بن صالح حدثني الليث حدثني يونس عن ابن شهاب أخبرني سالم بن عبد الله يعني ابن عمر (الحديث ضعيف بهذا السند)

دیکھا جب آپ نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے مونڈھوں کے برابر اٹھاتے پھر اللہ اکبر کہتے اور جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو رفع یدین کرتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو ہاتھوں کو نہیں اٹھاتے تھے۔

۴۷- محارب بن دثار نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر کو دیکھا جب وہ نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اوپر اٹھاتے اور جب رکوع میں جانے کا ارادہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

رأيت رسول الله إذا قام إلى الصلاة رفع يديه حتى يكونا حذو منكبيه ثم يكبر و يفعل حين يرفع رأسه من الركوع و يقول سمع الله لمن حمده ولا يرفع حين يرفع رأسه من السجود.

۴۷- محارب بن دثار قال: رأيت عبد الله بن عمر إذا افتتح الصلاة كبر و رفع يديه و إذا أراد أن يركع رفع يديه و إذا رفع رأسه من الركوع.

۴۸- حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے

روایت ہے کہ انہوں نے تکبیر (تحریمہ) کہی اور اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اور جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو اپنے ہاتھوں کو اٹھایا۔

۴۸- عن ابن عمر أنه كبر

و رفع يديه و إذا ركع رفع يديه و إذا قال سمع الله لمن حمده رفع يديه، و يرفع ذلك ابن عمر إلى النبي ﷺ.

اور ابن عمرؓ اسے نبی ﷺ سے مرفوعاً بیان کرتے ہیں۔

۴۹- ابن زبیرؓ نے بیان کیا کہ میں

نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کو دیکھا جب وہ نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے اور سیدھے کھڑے ہوتے تو اسی طرح کرتے تھے۔

۴۹- عن ابن الزبير قال:

رأيت ابن عمر حين قام إلى الصلاة رفع يديه حتى يحاذي بأذنيه و حين يرفع رأسه من الركوع فاستوى قائما فعل مثل ذلك.

۴۸- حدثنا العباس بن الوليد حدثنا عبد الأعلى حدثنا عبيد الله عن نافع عن ابن

عمر. (الحديث صحيح بهذا السند)

۴۹- حدثنا ابراهيم بن المنذر حدثنا معمر حدثنا ابراهيم بن طهمان عن ابن الزبير.

(الحديث موقوف بهذا السند لكنه متصلًا تحت رقم: ۵۱، ۴۰، ۲)

۵۰۔ نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن

عمرؓ جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے اور جب رکوع میں جاتے اور رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے اور جب دونوں سجدوں سے (یعنی دو رکعتیں مکمل کر کے) کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۵۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا

کہ رسول اللہ ﷺ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۵۲۔ دوبارہ

۵۰۔ عن نافع أن

عبدالله رضي الله عنه كان إذا استقبل الصلاة يرفع يديه وإذا ركع وإذا رفع رأسه من الركوع وإذا قام من السجدين كبر ورفع يديه.

۵۱۔ عن ابن عمر أن

رسول الله ﷺ كان إذا كبر رفع يديه وإذا رفع رأسه من الركوع.

۵۲۔ مکرر۔

۵۰۔ حدثنا عبد الله بن صالح حدثنا الليث حدثني نافع. (الحديث موقوف بهذا السند)

۵۱۔ حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا حماد بن سلمة عن أبيوب عن نافع عن ابن عمر. (الحديث صحيح بهذا السند)

۵۲۔ حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا حماد بن سلمة عن أبيوب عن نافع عن ابن عمر. (الحديث صحيح بهذا السند)

۵۳- مالک بن حویرث نے بیان

کیا کہ نبی ﷺ جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو کان کے اوپر کے حصے تک اٹھاتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اسی طرح کرتے تھے۔

۵۴- ہم سے محمود نے بیان کیا اور ابن

علیہ کہتے ہیں کہ ہمیں خالد نے خبر دیا کہ ابو قلابہ جب رکوع میں جاتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب سجدہ میں جاتے تو اپنا گھٹنا پہلے زمین پر رکھتے اور جب کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے اور پہلی رکعت میں اطمینان سے بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے۔

۵۳- عن مالک بن

الحویرث أن النبی ﷺ کان إذا دخل فی الصلاة رفع یدیه إلی فروع أذنیه و إذا رفع رأسه من الركوع فعل مثله.

۵۴- حدثنا محمود و

قال ابن علیة أنبأنا خالد أن أبا قلابة کان یرفع یدیه إذا رکع و إذا رفع رأسه من الركوع و کان إذا سجد بدأ برکبتيه، و کان إذا قام أرم علی یدیه قال و کان یطمئن فی الركعة الأولى ثم یقوم.

۵۳- حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا حماد بن سلمة أنبأنا قتادة عن نصر بن عاصم

عن مالك بن الحويرث

مالک بن حویرث سے بھی اسی طرح روایت آئی ہے۔

۵۵- حضرت طاؤس کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے اور سیدھے کھڑے ہو جاتے تب بھی ایسے ہی کرتے تھے۔

۵۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ہاتھوں کو اپنے مونڈھوں کے برابر اٹھاتے تھے جب اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کرتے اور جب رکوع میں جاتے۔

وذكر عن مالك بن الحويرث رضى الله عنه

۵۵- عن طاوس أن ابن عباس كان إذا قام إلى الصلاة رفع يديه حتى يحاذي أذنيه و إذا رفع رأسه من الركوع و استوى قائما فعل مثل ذلك.

۵۶- عن أبي هريرة رضى الله عنه قال: كان رسول الله ﷺ يرفع يديه حذو منكبيه حين يكبر يفتح الصلاة و حين يركع.

۵۵- أخبرنا عبد الله بن محمد أنبأنا أبو عامر حدثنا إبراهيم بن طهمان عن أبي الزبير عن طاوس أن ابن عباس (الحديث موقوف بهذا السند)

۵۶- حدثنا محمد بن مقاتل أنبأنا عافية أنبأنا إسماعيل حدثني صالح ابن كيسان عن الأعرج عن أبي هريرة. (الحديث حسن بهذا السند)

۵۷- حضرت نافع کہتے ہیں کہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے مونڈھوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو بھی اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۵۸- عبداللہ بن عجلان نے بیان کیا

کہ میں نے نعمان بن ابی عیاش سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ ہر چیز کیلئے زینت ہے اور نماز کی زینت یہ ہے کہ جب تم تکبیر (تحریمہ) کہو اور جب رکوع کرو اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاؤ تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاؤ۔

۵۹- قاسم بن خیمہ سے روایت

۵۷- عن نافع أن عبد الله

ابن عمر رضي الله عنه كان إذا افتتح الصلاة رفع يديه حذو منكبيه و إذا رفع رأسه من الركوع.

۵۸- أنبأنا عبد الله بن

عجلان قال: سمعت النعمان بن أبي عياش يقول: لكل شيء زينة و زينة الصلاة أن ترفع يديك إذا كبرت و إذا ركعت و إذا رفعت رأسك من الركوع.

۵۹- عن القاسم بن

۵۷- حدثنا إسماعيل عن نافع. (الحديث موقوف بهذا السند)

۵۸- حدثنا محمد بن مقاتل أنبأنا عبد الله بن عجلان قال سمعت النعمان بن أبي عياش يقول: (الآثر سنده حسن)

۵۹- حدثنا محمد بن مقاتل أنبأنا عبد الله أنبأنا الأوزاعي حدثني حسان بن عطية عن القاسم بن مخيمرة. (الآثر بهذا السند صحيح)

ہے انہوں نے کہا: ہاتھوں کو تکبیر کے وقت اٹھانا، میرا خیال ہے یہ اس وقت ہے جب آدمی جھکنے لگے۔

۶۰- عطاء نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت ابوسعید خدری، حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کو دیکھا وہ اپنے ہاتھوں کو اس وقت اٹھاتے تھے جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے۔

۶۱- عکرمہ بن عمار کہتے ہیں کہ میں نے سالم بن عبد اللہ، قاسم بن محمد، عطاء اور مکحول کو دیکھا وہ نماز میں جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے اٹھتے تو اپنے

مخیمرة قال: رفع الأیدی
للتکبیر قال أراه حین
ینحنی .

۶۰- عن عطاء قال رأیت
جابر بن عبد اللہ و أباسعید
الخدیری و ابن عباس و ابن
الزبیر یرفعون أیدیہم حین
یفتتحون الصلاة و إذا
رکعوا و إذا رفعوا رؤوسہم
من الرکوع .

۶۱- أنبأنا عکرمہ بن عمار
قال: رأیت سالم بن عبد اللہ و
القاسم بن محمد و عطاء و
مکحولاً یرفعون أیدیہم فی

۶۰- حدثنا مقاتل عن عبد اللہ أنبأنا شریک عن لیث عن عطاء . (الاثر بهذا السند

ضعیف لکنہ فی الشواہد)

۶۱- حدثنا محمد بن مقاتل أنبأنا عبد اللہ أنبأنا عکرمہ بن عمار . (الاثر حسن بهذا السند)

الصلاة إذا ركعوا وإذا رفعوا. ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۶۲- عن لیث عن عطاء و مجاہد أنهما كانا يرفعان أيديهما في الصلاة، وكان نافع و طاوس يفعلانه .

۶۲- لیث سے روایت ہے کہ مجاہد اور عطاء نماز میں اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے اور نافع و طاؤس بھی اسی طرح کرتے تھے۔

۶۳- و عن لیث عن ابن عمر و سعید بن جبیر و طاوس و أصحابه أنهم كانوا يرفعون أيديهم إذا ركعوا

۶۳- لیث سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ، سعید بن جبیرؓ اور طاؤسؓ کے ساتھی جب رکوع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۶۴- حدثنا عاصم قال رأيت أنس بن مالك إذا افتتح الصلاة كبر و رفع يديه و يرفع يديه

۶۴- عاصم نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ کو دیکھا جب وہ نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے اور جب

۶۲- و قال جریر عن لیث عن عطاء و مجاهد. (الأثر بهذا السند ضعيف)

۶۳- الأثر صحيح.

۶۴- حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا عبد الواحد بن زياد حدثنا عاصم. (الحديث

بهذا السند موقوف على أنس و سندہ صحیح)

جب رکوع کرتے اور رکوع سے اپنا سر اٹھاتے اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۶۵- مالک بن حویرثؓ نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا آپ جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں کے اوپری حصے کے برابر اٹھاتے تھے۔

۶۶- عبد الرحمن بن مہدی ربيع بن صبیح سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے محمد، حسن، ابو نصرہ، قاسم بن محمد، عطاء، طاؤس، مجاہد، حسن بن مسلم، نافع اور ابن ابی نجیح کو دیکھا جب وہ نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع کرتے اور جب

کلمہ رکع و رفع رأسہ من الركوع۔

۶۵- عن مالك بن الحويرث قال: رأيت النبي ﷺ يرفع يديه إذا ركع وإذا رفع رأسه من الركوع حتى يحاذي بهما فروع أذنيه.

۶۶- وقال عبد الرحمن بن مہدی عن الربیع بن الصبیح قال: رأیت محمداً والحسن وأبا نصره والقاسم بن محمداً وعطاء و طاووساً ومجاهداً والحسن بن مسلم و نافعاً و ابن أبی نجیح إذا افتحوا الصلاة رفعوا أیديهم وإذا ركعوا وإذا رفعوا

۶۵- حدثنا خليفة بن خياط حدثنا يزيد بن زريع حدثنا سعيد عن قتادة أن نصر بن

عاصم حدثهم عن مالك بن الحويرث. (الحديث بهذا السند حسن)

۶۶- الأثر صحيح.

رؤوسهم من الركوع.

۶۷- قال البخاری: وهؤلاء

أهل مكة وأهل المدينة وأهل
اليمن وأهل العراق قد تواطأوا
على رفع الأيدي.

وقال وكيع عن الربيع

قال: رأيت الحسن و
مجاهدا وعطاء وطاوسا و
قيس بن سعد والحسن بن
مسلم يرفعون أيديهم إذا
ركعوا وإذا سجدوا.

وقال عبد الرحمن بن

مهدي هذا من السنة.

۶۸- وقال عمر بن يونس

ركوع سے سرائٹھاتے۔

۶۷- بخاریؒ کہتے ہیں کہ یہ

مکہ، مدینہ، یمن اور عراق کے
لوگ ہیں جن کا رفع یدین پر
اتفاق ہے۔

وکیع ربیع سے روایت کرتے ہیں

کہ انہوں نے کہا میں نے حسن، مجاہد،
عطاء، طاؤس، قیس بن سعد اور حسن بن
مسلم کو دیکھا کہ جب وہ رکوع اور سجدہ
میں جانے لگتے تو اپنے ہاتھوں کو
اٹھاتے تھے۔

عبدالرحمن بن مہدی کہتے ہیں کہ یہ

سنت ہے۔

۶۸- اور عمر بن یونس کہتے ہیں کہ

۶۷- الأثر حسن بهذا السند۔

۶۸- الأثر حسن بهذا السند۔

ہم سے عکرمہ بن عمار نے بیان کیا کہ میں نے قاسم طاؤس، مجکول، عبد اللہ بن دینار اور سالم کو دیکھا وہ جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے اور جب رکوع اور سجدہ میں جانے لگتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۶۹- اور وکیع کہتے ہیں کہ اعمش سے روایت ہے کہ ابراہیم نخعی نے ان سے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کو بیان کیا کہ نبی ﷺ جب رکوع و سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

ابراہیم نے کہا کہ شاید آپ نے ایک مرتبہ ایسا کیا ہو۔ انکا یہ کہنا کہ شاید آپ نے ایک ہی مرتبہ کیا ہو ان کا محض گمان ہے، کیوں کہ وائل بن حجر نے یہ

حدثنا عکرمہ بن عمار قال: رأيت القاسم و طاؤس و مجکول و عبد اللہ بن دینار و سالم ما يرفعون أيديهم إذا استقبل أحدهم الصلاة و عند الركوع و عند السجود.

۶۹- و قال وکیع عن الأعمش عن إبراهيم أنه ذكر له حديث وائل بن حجر أن النبي ﷺ كان يرفع يديه إذا ركع و إذا سجد.

قال إبراهيم: لعله كان فعله مرة و هذا ظن منه لقوله فعله مرة، مع أن وائلا ذكر أنه رأى النبي ﷺ و أصحابه

بیان کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب کو کئی مرتبہ اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور وائل بن حجر کو ان کے گمان کی ضرورت

غیر مرة یرفعون أیدیہم ولا یحتاج وائل إلی الظنون لأن معایتہ اکثر من حسابان غیرہ۔

نہیں، اس لئے کہ ان کا دیکھنا غیر کے گمان کرنے سے زیادہ اہم ہے۔

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ اس کو زائدہ نے بیان کیا ہے۔

قال البخاری قد بینہ زائدة۔

۷۰- وائل بن حجر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سوچا کہ جا کر رسول اللہ ﷺ کی نماز کو دیکھوں کہ آپ کیسے پڑھتے ہیں، آپ نے اللہ اکبر کہا اور اپنے ہاتھوں کو اٹھایا پھر جب رکوع میں جانے لگے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا پھر جب اپنا سر اٹھایا تو اسی طرح اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اس کے بعد پھر میں نے انہیں ٹھنڈی کے زمانے میں دیکھا وہ موٹے

۷۰- عن وائل بن حجر أخبرہ قال: قلت: لأنظرن إلی صلاة رسول اللہ ﷺ کیف یصلی فکبر و رفع یدیه فلما رفع رأسه رفع یدیه بمثلها، ثم رأیتهم بعد ذلك فی زمان فیہ برد، فرأیت الناس علیہم

کپڑے پہنے ہوئے تھے، ان کے ہاتھ
کپڑے کے نیچے حرکت کرتے تھے۔

یہ وائل بن حجرؓ ہیں جنہوں نے اپنی حدیث
میں یہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ
اور آپؐ کے اصحاب کو رفع یدین کرتے ہوئے
یکے بعد دیگرے کئی مرتبہ دیکھا۔

۷۱- عاصم بن کلیب سے ان کے
باپ نے بیان کیا کہ میں نے وائل بن
حجرؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں مدینہ آیا
تاکہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو
دیکھوں، آپؐ نے نماز شروع کی اور اللہ
اکبر کہا اور اپنے ہاتھوں کو اٹھایا پھر
جب (رکوع سے) آپؐ نے اپنا سر اٹھایا
تو اپنے ہاتھوں کو اٹھایا۔

جل الثياب تحرك أيديهم
تحت الثياب.

فهذا وائل بين في
حديثه أنه رأى النبي ﷺ و
أصحابه يرفعون أيديهم مرة
بعد مرة.

۷۱- عن عاصم بن
كليب عن أبيه أنه سمعه
يقول: سمعت وائل بن
حجر يقول: قدمت المدينة
لأنظرن إلى صلاة رسول الله
ﷺ فافتتح الصلاة فكبر و
رفع يديه فلما رفع رأسه رفع
يديه.

۷۱- حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا ابن ادریس الکوفی حدثنا عاصم بن کلیب عن
أبيه أنه سمعه يقول سمعت وائل بن حجر يقول. (الحديث حسن بهذا السند)

۷۲- عن نافع أن عبد الله

بن عمر كان إذا افتتح الصلاة رفع يديه وإذا رفع رأسه من الركوع.

۷۳- عن حميد عن أنس

أنه كان يرفع يديه عند الركوع.

۷۴- حدثنا الحكم بن

عتيبة قال: رأيت طاوسا يرفع يديه إذا كبر وإذا رفع رأسه من الركوع.

قال البخاري: من زعم

۷۲- نافع نے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۷۳- حمید نے بیان کیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ جب رکوع میں جاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۷۴- حکم بن عتیبہ نے بیان کیا کہ میں نے طاؤس کو دیکھا، وہ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ جو لوگ یہ

۷۲- حدثنا إسماعيل بن أبي أويس حدثنا مالك عن نافع. (الحديث موقوف لكنه جاء متصلا برقم: ۵۱، ۴۰، ۲)

۷۳- حدثنا عياش حدثنا عبد الأعلى حدثنا حميد عن أنس. (الحديث موقوف بهذا السند لكنه جاء متصلا وجاء أيضا في كتاب المحلي: ۹۲/۴)

۷۴- حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا الحكم بن عتيبة. (الأثر حسن بهذا السند)

کہتے ہیں کہ رفع یدین بدعت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اور ان کے بعد آنے والے سلف صالحین اور حجاز، مدینہ، مکہ، عراق، شام، یمن اور خراسان کے علماء پر عیب لگاتے ہیں۔ جن میں عبد اللہ بن مبارک اور ہمارے شیوخ عیسیٰ بن موسیٰ، ابو احمد، کعب بن سعید، حسن بن جعفر، محمد بن سلام، علی بن حسن، عبد اللہ بن عثمان، یحییٰ بن یحییٰ، صدقہ، اسحاق اور ابن مبارک کے اکثر ساتھی ہیں۔

أن رفع الأيدي بدعة فقد طعن في أصحاب رسول الله ﷺ و السلف من بعدهم و أهل الحجاز و أهل المدينة و أهل مكة و عدة من أهل العراق و أهل الشام و أهل اليمن و علماء أهل خراسان، منهم ابن المبارك حتى شيوحننا عيسى بن موسى و أبو أحمد و كعب

بن سعید و الحسن بن جعفر و محمد بن سلام إلا أهل الرأي منهم، و علی بن الحسن و عبد اللہ بن عثمان و یحی بن یحی و صدقہ و إسحاق و عامة أصحاب ابن المبارك.

ثوری، کعب اور بعض کوفہ کے علماء اپنے ہاتھوں کو نہیں اٹھاتے تھے اور انہوں نے اس سلسلے میں بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں لیکن انہوں نے

و كان الثوري و و كعب و بعض الكوفيين لا يرفعون أيديهم و قد رووا في ذلك

ان لوگوں پر جو رفع یدین کرتے ہیں ناراضگی نہیں ظاہر کی ہے اور اگر رفع یدین حق نہ ہوتا تو وہ ان حدیثوں کی روایت نہ کرتے، اس لئے کہ کسی کیلئے یہ مناسب نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف ایسی بات منسوب کرے جو آپ نے نہیں کہی ہے اور جو کام آپ نے نہیں کیا ہے۔

۷۵- نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے اوپر ایسی بات گھڑی جسے میں نے نہیں کہی ہے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

نبی ﷺ کے کسی صحابی سے یہ ثابت نہیں کہ وہ اپنے ہاتھوں کو نہیں اٹھاتے تھے۔ اور اس کی سندیں رفع یدین کی احادیث کی سندوں سے زیادہ صحیح نہیں ہیں۔

۷۶- سالم بن عبد اللہ سے ان کے

أحاديث كثيرة و لم يعتبوا على من رفع يديه ولو لا أنها حق ما رووا تلك الأحاديث أنه ليس لأحد أن يقول على رسول الله ﷺ ما لم يقل، ولم يفعل.

۷۵- لقول النبي ﷺ "من تقوّل على ما لم أقل فليتبوأ مقعده من النار"

و لم يثبت عن أحد من أصحاب النبي ﷺ أنه لا يرفع يديه، و ليس أسانيدُه أصح من رفع الأيدي.

۷۶- عن سالم بن عبد

۷۵- الحديث حسن بهذا السند.

۷۶- حدثنا محمد بن أبي بكر المقدمي حدثنا معتمر عن عبيد الله بن عمر عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله. عن أبيه عن النبي ﷺ (الحديث صحيح بهذا السند)

اللہ عن أبيه عن النبي ﷺ أنه كان يرفع يديه إذا دخل في الصلاة و إذا أراد أن يركع و إذا رفع رأسه و إذا قام من الركعتين يرفع يديه في ذلك كله و كان عبد الله يفعله.

باپ نے بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع میں جانا چاہتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے اور عبد اللہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

۷۷- عن سالم عن أبيه قال: كان رسول الله ﷺ يرفع يديه إذا استفتح و إذا ركع رفع يديه و إذا رفع رأسه من الركوع.

۷۷- سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع میں جانا چاہتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۷۸- عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال: كان رسول الله ﷺ إذا افتتح

۷۸- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تھے تو اپنے ہاتھوں کو

۷۷- حدثنا قتية حدثنا هشيم عن الزهري عن سالم عن أبيه. (الحديث ضعيف بهذا السند)

۷۸- حدثنا عبد الله بن صالح حدثني الليث عن عقيل عن ابن شهاب قال: أخبرني سالم بن عبد الله أن عبد الله بن عمر قال: (الحديث ضعيف بهذا السند)

اپنے مونڈھوں کے برابر اٹھاتے تھے اور جب رکوع میں جانا چاہتے اور رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو بھی اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۷۹- حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع میں جانے لگتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور جب دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

زہری نے سالم سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

اور کعب عن العمری عن نافع عن ابن عمر کی سند سے جو روایت کی ہے اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں:

الصلاة رفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه و إذا أراد أن يركع و بعد ما رفع رأسه من الركوع.

۷۹- عن ابن عمر أنه كان يرفع يديه إذا دخل في الصلاة و إذا ركع و إذا قال سمع الله لمن حمده و إذا قام من الركعتين يرفعهما.

و عن الزهري عن سالم عن عبد الله بن عمر رضي الله عنه مثله.

و زاد و كعب عن العمری عن نافع عن ابن عمر عن

۷۹- حدثنا محمد بن عبد الله بن حوشب حدثنا عبد الوهاب حدثنا عبد الله عن نافع عن ابن عمر (الحديث بهذا السند ضعيف و لكنه جاء بسند صحيح رقم: ۵۱، ۴۰، ۲)

النبي ﷺ أنه كان يرفع يديه
إذا ركع وإذا سجد.

۸۰- قال البخاري: و

المحفوظ ما روى عبيد الله و
أيوب ومالك وابن جريج و
الليث و عدة من أهل الحجاز و
أهل العراق عن نافع عن ابن عمر
في رفع الأيدي عند الركوع و
إذا رفع رأسه من الركوع.

و لو صح حديث العمري

عن نافع عن ابن عمر لم
يكن مخالفاً للأول، لأن
أولئك قالوا إذا رفع رأسه من
الركوع فلو ثبت لاستعملنا
كليهما وليس هذا من

آپ جب رکوع میں جانے لگتے اور جب سجدہ
میں جانے لگتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے

۸۰- امام بخاری کہتے ہیں: لیکن

محفوظ وہ روایت ہے جسے عبید اللہ، ایوب،
مالک، ابن جریج، لیث اور حجاز و عراق کے
علماء نے نافع سے اور انہوں نے حضرت
عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ رفع
یدین رکوع میں جانے کے وقت اور رکوع
سے سر اٹھانے کے وقت ہے۔

اور اگر عمری کی حدیث جسے نافع نے ابن

عمرؓ سے نقل کیا ہے صحیح تو وہ پہلی حدیث کے
مخالف نہیں ہے، کیونکہ ان لوگوں نے یہ کہا
ہے کہ جب وہ رکوع سے اپنا سر اٹھاتے
تھے (تو رفع یدین کرتے تھے) پس اگر یہ
حدیث ثابت ہے تو ہم دونوں کو استعمال

کریں گے اور یہ ان اختلافات میں سے نہیں ہے جن میں بعض بعض کی مخالفت کرتا ہے کیونکہ یہ فعل میں زیادتی ہے اور زیادتی قبول کی جائے گی اگر صحیح ثابت ہو جائے۔

۸۱- عبد اللہ بن عمرؓ اور عبد اللہ بن عباسؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: ہاتھ صرف سات جگہوں میں اٹھایا جائے، جب نماز شروع کی جائے اور قبلہ کی طرف منہ کیا جائے، صفا اور مروہ پر، عرفات میں، مزدلفہ میں، دونوں مقام اور دونوں جہروں کے پاس۔

۸۲- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ سے روایت

الخلاف الذی یخالف بعضهم بعضاً، لأن هذه زیادة فی الفعل و الزیادة مقبولة إذا ثبت.

۸۱- عن ابن عمر و ابن عباس عن النبی ﷺ قال: لا یرفع الأیدی إلا فی سبعة مواطن: فی افتتاح الصلاة و استقبال القبلة و علی الصفا و المروة و بعرفات و بجمع و فی المقامین و عند الجمرتین.

۸۲- عن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ

۸۱- وقال وکیع عن ابن أبی لیلی عن نافع عن ابن عمر و عن ابن أبی لیلی عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس. (الأثر صحیح فی السند الأول و حسن فی الثانی)
۸۲- وقال علی بن مسهر عن ابن أبی لیلی عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس. (الأثر بهذا السند حسن)

کرتے ہیں، شعبہ کہتے ہیں کہ حکم نے مقسم سے صرف چار حدیثیں سنی ہیں جن میں یہ حدیث نہیں ہے اور نبی ﷺ سے اسے روایت کرنا درست نہیں، اس لئے کہ نافع کے ساتھیوں نے مخالفت کی ہے اور حکم کی حدیث جو کہ مقسم سے مروی ہے مرسل ہے۔

۸۳- عطاء طاؤس اور ابو جمرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا انہوں نے رکوع میں جانے کے وقت اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھایا تو اپنے ہاتھوں کو اٹھایا۔

ابن ابی لیلیٰ کی حدیث اگر صحیح مان لی جائے کہ ان سات جگہوں میں ہاتھ اٹھایا جائے، تو کعب کی حدیث کے بارے میں یہ

وقال شعبة أن الحكم لم يسمع من مقسم إلا أربعة أحاديث ليس فيها هذا الحديث وليس هذا من المحفوظ عن النبي ﷺ لأن أصحاب نافع خالفوا وحديث الحكم عن مقسم مرسل.

۸۳- وقد روى طاؤس وأبو جمره وعطاء أنهم رأوا ابن عباس رفع يديه عند الركوع وإذا رفع رأسه من الركوع (الأثر صحيح)

مع أن حديث ابن أبي ليلى لو صح يرفع يديه في سبعة مواطن لم يقل في

نہیں کہا جائے گا کہ ان مقامات کے علاوہ میں رفع یدین جائز نہیں، بلکہ ان جگہوں میں ہاتھ اٹھایا جائے گا اور رکوع میں جانے کے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت بھی ہاتھ اٹھایا جائے گا تاکہ ساری حدیثوں پر عمل ہو سکے اس میں کوئی تضاد نہیں۔

یہ علماء کہتے ہیں کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی تکبیرات جن کی تعداد ان کے قول کے مطابق چودہ ہے ان میں بھی ہاتھوں کو اٹھایا جائے جب کہ یہ ابن ابی لیلیٰ کی حدیث میں نہیں ہے۔ بعض کوفہ کے علماء کہتے ہیں کہ جنازہ کی تکبیرات جن کی تعداد چار ہے، ان میں بھی ہاتھ اٹھایا جائے، یہ بھی ابن ابی لیلیٰ کی حدیث میں نہیں ہے بلکہ اس پر زیادتی ہے۔ نبی ﷺ سے ان سات جگہوں کے علاوہ میں

حدیث و کعب لا یرفع إلا فی ہذالمواطن فترفع فی ہذالمواطن و عند الركوع و إذا رفع رأسه حتی يستعمل ہذہ الأحادیث کلہا و لیس ہذا من التضاد۔

و قد قال هؤلاء أن الأیدی ترفع فی تکبیرات العیدین الفطر و الأضحیٰ و ہی أربع عشرة تکبیرة فی قولہم و لیس ہذا فی حدیث ابن أبی لیلیٰ، و قال بعض الکوفیین یرفع یدیه فی تکبیرة الجنائزہ و ہی أربع تکبیرات و ہذہ کلہا زیادۃ علی ابن ابی لیلیٰ۔ و قد

روى عن النبي ﷺ من غير وجه فى سوى هذه السبعة.

بھی ہاتھ اٹھانے کے بارے میں کئی طریقوں سے روایتیں آئی ہیں۔

۸۴- عن أنس أن النبي ﷺ كان يرفع يديه فى الإستسقاء.

۸۴- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ استسقاء میں اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۸۵- عن عائشة أنها رأت النبي ﷺ يدعو رافعا يديه يقول: إنما أنا بشر فلا تعاقبنى أيما رجل من المؤمنين أذيتة و شتمته فلا تعاقبنى فيه.

۸۵- حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا آپ اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر یہ دعا کر رہے تھے: میں ایک انسان ہوں پس تو مجھے مزا نہ دے، اگر کسی مسلمان کو میں نے تکلیف پہنچائی ہو اور اسے برا بھلا کہا ہو تو اس کی وجہ سے مجھے مزا نہ دے۔

۸۶- عن أبي هريرة

۸۶- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت وہ

۸۴- حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا حماد بن سلمة عن ثابت عن أنس. (الحديث بهذا السند صحيح)

۸۵- حدثنا مسدد حدثنا ابو عوانة عن سماك بن حرب عن عكرمة عن عائشة زعم أنه سمع منها (الحديث بهذا السند ضعيف)

۸۶- حدثنا على حدثنا سفيان عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة. (الحديث صحيح بهذا السند)

کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کیا اور تیار ہوئے اور اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر یہ دعا کی: اے اللہ! تو قبیلہ دوس کو ہدایت دے اور انہیں (اسلام کی طرف) لے آ۔

۸۷- حضرت جابر بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ طفیل بن عمرو نے نبی ﷺ سے کہا کیا آپ قبیلہ دوس کی حفاظت میں آنا چاہیں گے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے انکار کر دیا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے یہ کہہ رکھا تھا کہ آپ انصار کی حفاظت میں رہیں۔ طفیل اور ان کے ساتھ ان کی قوم کے ایک آدمی نے ہجرت کی، وہ آدمی بیمار پڑا تو ترکش کے پاس آیا اور ایک چوڑے پھل کا تیر لیا اور

رضی اللہ عنہ قال: استقبل رسول اللہ ﷺ القبلة و تهيأ و رفع يديه و قال: اللهم اهد دوسا و أت بهم.

۸۷- عن جابر بن عبد الله أن الطفيل بن عمرو قال للنبي ﷺ هل لك في حصن و منعة، حصن دوس، فأبى رسول الله ﷺ لما ذكر الله للأنصار. وهاجر الطفيل و هاجر معه رجل من قومه فمرض، فجاء إلى قرن فأخذ مشقصا فقطع و دجه فمات، فرآه الطفيل في المنام فقال

اس سے اپنے رگ کو کاٹ ڈالا اور مر گیا، طفیل نے اس کو خواب میں دیکھا، تو اس سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا کیا؟ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی ﷺ کی طرف ہجرت کرنے کی وجہ سے معاف کر دیا۔ انہوں نے پوچھا کہ تمہارے ہاتھوں کو کیا ہو گیا ہے؟ اس نے کہا مجھ سے کہا گیا کہ جس

ما فعل اللہ بک؟ قال غفر لی بهجرته إلی النبی ﷺ قال ما شأن یدیک؟ قال قیل إنا لن نصلح منک ما أفسدت من نفسك. فقصها الطفیل علی النبی ﷺ و قال استغفر لیدیه فقال: اللهم و لیدیه فاغفر فرفع یدیه.

چیز کو تو نے خود خراب کر لیا ہے اس کو ہم صحیح نہیں کریں گے، طفیل نے نبی ﷺ سے یہ واقعہ بیان کیا اور آپ سے گزارش کی کہ اس کے ہاتھوں کیلئے استغفار کریں، آپ نے اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر یہ دعا کی، اے اللہ! تو اس کے ہاتھوں کو بھی بخش دے۔

۸۸- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے

کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات گھر سے نکلے، تو میں نے بریرہؓ کو آپ کے پیچھے بھیجا تا

۸۸- عن عائشة رضی اللہ

عنها أنها قالت: خرج رسول اللہ ﷺ ذات لیلة فأرسلت

۸۸- حدثنا قتيبة عن عبد العزيز بن محمد عن علقمة بن أبي علقمة عن أمه عن

عائشة. (الحديث حسن بهذا السند)

بريرة في أثره لتنظر أين
 يذهب فسلك نحو البقيع
 الغرقد فوقف في أدنى البقيع
 ثم رفع يديه ثم انصرف،
 فرجعت بريرة فأخبرتني فلما
 أصبحت سألته فقلت: يا
 رسول الله أين خرجت
 الليلة؟ قال: بعثت إلى أهل
 البقيع لأصلي عليهم.

۸۹- عن محمد بن
 إبراهيم التيمي قال:
 أخبرني من رأى النبي
 ﷺ يدعو عند أحجار
 الزيت باسطا كفيه.

کہ دیکھے آپ کہاں جا رہے ہیں، آپ بقیع
 غرقد کی طرف چلے پھر آپ بقیع کے قریب
 کھڑے ہو گئے اور اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر دعا
 کی، پھر پلٹ آئے، بریرہ بھی واپس آ گئی
 اور مجھے بتایا جب صبح ہوئی تو میں نے آپ
 سے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ
 رات میں کہاں گئے تھے؟ آپ نے فرمایا:
 مجھے بقیع والوں کے پاس بھیجا گیا تھا تاکہ
 میں ان کیلئے دعا کروں۔

۸۹- محمد بن ابراہیم تیمی نے بیان کیا
 کہ مجھے اس شخص نے خبر دی جس نے نبی
 ﷺ کو احجار زیت کے پاس اپنی
 ہتھیلیوں کو پھیلا کر دعا کرتے ہوئے
 دیکھا تھا۔

۹۰۔ حضرت عائشہؓ روایت کرتی

ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آپؐ کا دونوں بغل ظاہر ہو گیا، پھر

۹۰۔ عن عائشة قالت:

رأيت رسول الله ﷺ رافعا يديه حتى بدأ ضبعيه يدعو فرد عثمان.

حضرت عثمانؓ ملوثا دئے گئے۔ (غالباً یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جب صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی ﷺ نے حضرت عثمانؓ کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا تھا اور ان کی شہادت کی افواہ پھیل گئی تھی پھر آپؐ نے عثمانؓ کا بدلہ لینے کیلئے بیعت لی جو بیعت رضوان کے نام سے مشہور ہے، آپؐ نے ہاتھ اٹھا کر عثمانؓ کی واپسی کیلئے اللہ سے دعا کی تھی)۔

۹۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے

کہ نبی ﷺ نے اس آدمی کا ذکر کیا جو لمبا سفر کرتا ہے جس کے بال پراگندہ اور غبار آلود ہیں، وہ اپنے ہاتھوں کو پھیلا کر اللہ سے دعا کرتا ہے اور کہتا ہے، اے رب! اے رب!

۹۱۔ عن أبي هريرة

رضي الله عنه قال ذكر النبي ﷺ الرجل يطيل السفر أشعث أغبر يمد يديه إلى الله عز وجل: يا رب يا رب و

۹۰۔ حدثنا يحيى بن موسى حدثنا عبد الحميد حدثنا إسماعيل هو ابن عبد الملك

عن ابن أبي مليكة عن عائشة. (الحديث حسن بهذا السند)

۹۱۔ حدثنا أبو نعيم حدثنا فضيل بن مرزوق عن عدی بن ثابت عن ابی حازم عن أبی

هريرة. (الحديث حسن بهذا السند)

حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے، اس کا پینا حرام ہے، اس کا پہننا حرام ہے، اس کی غذا حرام ہے، پھر اس کی دعا کہاں سے قبول ہوگی!!

۹۲- حضرت علیؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ولید کی بیوی کو دیکھا، وہ نبی ﷺ کے پاس آئیں اور اپنے شوہر کی شکایت کرنے لگیں کہ وہ ان کو مارتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ تم جاؤ اور ان سے کہو کہ نبی ﷺ نے ایسا ایسا کہا ہے، چنانچہ وہ گئیں، پھر واپس آئیں اور کہنے لگیں کہ وہ پھر مجھے مارتے ہیں، آپؐ نے ان سے فرمایا کہ تم جاؤ اور ان سے کہو کہ اللہ کے نبی ﷺ تم سے یہ کہتے ہیں، چنانچہ وہ گئیں پھر واپس آئیں اور کہنے لگیں کہ وہ مجھے مارتے ہیں آپؐ نے فرمایا تم جاؤ اور ان

مطعمہ حرام و مشربہ حرام و ملبسہ حرام و غذی بالحرام فأنی يستجاب لذلك.

۹۲- عن علی قال: رأیت امرأة الولید جاءت إلی النبی ﷺ تشکو إلیہ زوجها أنه یضربها فقال لها اذهبی فتقول له کیت و کیت ، فذهبت ثم رجعت فقالت له عاد یضربنی فقال لها اذهبی فتقول له أن النبی ﷺ یقول لك، فذهبت ثم عادت فقالت إنه یضربنی فقال لها اذهبی فتقول له کیت

۹۲- أخبرنا مسلم أنبأنا عبد اللہ بن داود عن نعیم بن حکیم عن أبی مریم عن علی. (الحديث ضعيف بهذا السند)

سے ایسا کیا کہ دو، (وہ پھر آئیں) اور کہنے لگیں کہ وہ مجھے مارتے ہیں، تو نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور کہا اے اللہ! تو ولید کو پکڑ۔

۹۳- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک سال قحط پڑا تو مسلمانوں میں سے ایک شخص جمعہ کے دن نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسول! بارش رک گئی ہے اور زمین خشک ہو گئی ہے اور مال تباہ ہو گیا ہے۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ اٹھایا، اس وقت آسمان میں بادل نہیں تھا آپؐ نے اپنے ہاتھوں کو پھیلایا یہاں تک کہ میں نے آپؐ کے بغل کی سفیدی دیکھی، آپؐ اللہ تعالیٰ سے پانی برسنے کیلئے دعا کرنے لگے، ہم نے ابھی

و کیت فقلت له يضربني ،
فرفع رسول الله ﷺ يده و
قال: اللهم عليك بالوليد.

۹۳- عن أنس قال: قحط
المطر عاما فقام بعض
المسلمين إلى النبي ﷺ يوم
الجمعة فقال يا رسول الله
قحط المطر وأجدبت
الأرض و هلك المال، فرفع
يديه و ما نرى في السماء
سحابة فمد يديه حتى ريت
بياض إبطيه يستسقى الله
عزو وجل فما صلينا الجمعة
حتى أهام الشاب القريب

الدار بالرجوع إلى أهله
فدامت جمعة حتى كانت
الجمعة التي تليها قال يا
رسول الله تهمدت البيوت
وجلس الركبان فتبسم
لسرعة ملالة ابن آدم و قال
بيده اللهم حوالينا ولا علينا
فتكشطت عن المدينة.

جمعہ کی نماز پڑھی نہیں تھی کہ اتنی بارش
ہوئی کہ ایک ایسے جوان آدمی کیلئے بھی
اپنے گھر والوں تک پہنچنا دشوار ہو گیا
جس کا گھر مسجد سے قریب تھا، یہ بارش
اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک مسلسل
ہوتی رہی۔ (دوسرے جمعہ کو پھر) اس
شخص نے کہا: "اے اللہ کے رسول! گھر گر
گئے اور سواری کرنے والے گھروں میں

بیٹھ گئے (لہذا اللہ سے دعا کیجئے کہ پانی ہم پر روک دے) آپ ابن آدم کی جلد اکتاہٹ
پر مسکرا نے لگے اور اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر یہ دعا کی، اے اللہ! ہمارے ارد گرد برسا اور ہم پر
نہ برسا، پھر (آپ کی دعا سے) مدینہ سے بادل بکھر گئے (اور مدینہ بکھل گیا)۔

۹۴- حدثني أبو عثمان
قال: كنا نجئ و عمر يؤم
الناس ثم يقنت بنا عند

۹۴- ابو عثمان بیان کرتے ہیں کہ
حضرت عمرؓ ہمیں نماز پڑھاتے پھر رکوع
کے وقت اپنا ہاتھ اٹھاتے اور ہتھیلیوں کو

پھیلا کر دعاء قنوت پڑھاتے یہاں تک کہ ان کا بغل ظاہر ہو جاتا۔

۹۵- ابو عثمان کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ قنوت میں اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۹۶- حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ وہ وتر کی آخری رکعت میں ”قل هو اللہ احد“ پڑھتے پھر رکوع سے پہلے اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر قنوت پڑھتے۔

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ یہ سب حدیثیں ہیں جو کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ سے ثابت ہیں، نہ ان میں سے بعض بعض کی مخالف ہے اور نہ ان میں تضاد ہے، اس

الركوع يرفع يديه حتى يبدو كفاه و يخرج ضبعيه.

۹۵- عن أبي عثمان قال:

كان عمر يرفع يديه في القنوت.

۹۶- عن عبد الله أنه

كان يقرأ في آخر ركعة من الوتر ”قل هو الله“ ثم يرفع يديه فيقنت قبل الركعة.

قال البخاري: وهذه

الأحاديث كلها صحيحة عن رسول الله ﷺ وأصحابه لا يخالف بعضها بعضا وليس فيها

۹۵- حدثنا قبيصة حدثنا سفيان عن أبي علي هو جعفر بن ميمون يباع الأنماط قال سمعت أبا عثمان. (الحديث موقوف على عبد الرحمن بن مل)

۹۶- حدثنا عبد الرحيم المحاربى حدثنا زائدة عن ليث عن عبد الرحمن بن الأسود عن أبيه عن عبد الله. (الحديث ضعيف بهذا السند)

متضاد لأنها في مواطن مختلفة.

قال ثابت عن أنس:

ما رأيت النبي ﷺ يرفع يديه

في الدعاء إلا في الاستسقاء

فأخبر أنس بما كان عنده ما

رأى من النبي ﷺ وليس

هذا بمخالف لرفع الأيدي

في أول التكبيرة.

وقد ذكر أنس رضي الله

عنه أيضا أن النبي ﷺ كان

يرفع يديه إذا كبر وإذا ركع

وقوله "في الدعاء" سوى

الصلاة و سوى رفع الأيدي

في القنوت.

٩٧- عن أنس رضي

لئے کہ وہ مختلف مقامات پر آئی ہیں۔

ثابت حضرت انسؓ سے روایت

کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے

رسول اللہ ﷺ کو دعا میں ہاتھ اٹھاتے

ہوئے نہیں دیکھا سوائے استسقاء میں۔

یہاں حضرت انسؓ نے جو دیکھا وہ بیان

کیا لیکن یہ تکبیر اولیٰ میں رفع یدین کے

مخالف نہیں ہے۔

حضرت انسؓ سے یہ بھی روایت آئی

ہے کہ نبی ﷺ جب تکبیر (تحریمہ)

کہتے اور جب رکوع میں جانے لگتے تو

اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔ ان کا قول

"فی الدعاء" نماز اور قنوت میں رفع

یدین کے علاوہ ہے۔

٩٨- حضرت انسؓ روایت کرتے

ہیں کہ وہ رکوع کے وقت اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۹۸- حضرت مالک بن حویرثؓ سے

روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے اور جب رکوع میں جانے لگتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں کے برابر اٹھاتے۔

امام بخاریؒ کہتے ہیں: جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ رکوع کے وقت اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے، اسی طرح ابو حمید کی روایت میں جو یہ زیادتی ہے کہ نبی ﷺ کے دس صحابہؓ اپنے ہاتھوں کو اس وقت اٹھاتے تھے جب دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہوتے،

اللہ عنہ انہ کان یرفع یدیه عند الركوع.

۹۸- عن مالك بن

الحويرث رضى الله عنه قال كان النبى ﷺ یرفع یدیه إذا کبر و إذا رکع و إذا رفع رأسه من الركوع حذاء أذنيه.

قال البخارى: و الذى

يقول كان النبى ﷺ یرفع یدیه عند الركوع و إذا رفع رأسه من الركوع و ما زاد على ذلك أبو حميد فى عشرة من أصحاب النبى ﷺ كان یرفع یدیه إذا

۹۸- حدثنا آدم بن أبى إياس حدثنا شعبة حدثنا قتادة عن نصر بن عاصم عن مالك

بن الحويرث. (الحديث صحيح بهذا السند)

یہ سب صحیح ہیں، اس لئے کہ انہوں نے صرف ایک نماز کے بارے میں نہیں بیان کیا ہے کہ بعینہ اسی ایک نماز کے بارے میں وہ اختلاف کر رہے ہوں۔ حالانکہ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے بلکہ بعض نے بعض سے کچھ زیادہ بیان کیا ہے اور اس زیادتی کو اہل علم نے قبول کیا ہے۔ اور ابو بکر بن عیاش نے حصین سے اور انہوں نے مجاہد سے جو روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عمرؓ کو نماز میں ہاتھ اٹھاتے ہوئے نہیں دیکھا سوائے تکبیر اولیٰ میں تو مجاہد سے اس سے مختلف روایت بھی آئی ہے۔

وکیع بن صبیح سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے مجاہد کو دیکھا جب وہ رکوع میں جانے لگتے اور جب

قام من السجدين، کله صحيح، لأنهم لم يحكوا صلاة واحدة فيختلفوا في تلك الصلاة بعينها مع أنه لا اختلاف في ذلك، إنما زاد بعضهم على بعض، و الزيادة مقبولة من أهل العلم، و الذى قال أبو بكر بن عياش عن حصين عن مجاهد قال: ما رأيت ابن عمر يرفع يديه في شئ من الصلاة إلا في التكبيرة الأولى، فقد خولف في ذلك عن مجاهد.

قال وکیع عن الربیع بن صبیح قال: رأیت مجاهدا یرفع یدیه إذا

رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

جریر، لیث سے روایت کرتے ہیں کہ مجاہد اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔ اہل علم کے نزدیک یہ زیادہ صحیح ہے۔

صدقہ کہتے ہیں کہ جس نے مجاہد کی اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ ابن عمرؓ نے صرف تکبیر اولیٰ میں ہاتھ اٹھایا ہے۔ اس کا حافظہ آخری عمر میں خراب ہو گیا تھا اور ربیع اور لیث نے جو روایت کیا ہے وہ زیادہ بہتر ہے۔ اس کے علاوہ طاؤس، سالم، نافع، ابو زبیر اور محارب بن دثار وغیرہ نے یہ کہا ہے کہ ہم نے ابن عمرؓ کو دیکھا جب تکبیر (تخریمہ) کہتے اور جب رکوع میں جانے لگتے تو اپنے ہاتھ کو اٹھاتے تھے۔

رکع و إذا رفع رأسه من الركوع .

و قال جریر عن لیث عن مجاہد أنه كان يرفع يديه و هذا أحفظ عند أهل العلم .

قال صدقة: إن الذي يروى حديث مجاهد عن ابن عمر رضي الله عنه أنه لم يرفع يديه إلا في أول التكبيرة. كان صاحبه فقد تغير بآخره و الذي رواه الربيع و ليث أولى. مع أن طاؤسا و سالما و نافعا و أبا الزبير و محارب بن دثار و غيرهم قالوا: رأينا ابن عمر يرفع يديه إذا كبر و إذا ركع .

۹۹- تمام بن نجیح نے بیان کیا کہ

حضرت عمر بن عبد العزیزؓ خلف کے دروازہ پر اترے، انہوں نے کہا کہ ہمیں لے چلو، ہم امیر المؤمنین کے ساتھ نماز پڑھیں گے، پھر انہوں نے ہمیں ظہر اور عصر کی نماز پڑھائی، میں نے ان کو رکوع میں جانے کے وقت ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا۔

۱۰۰- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے مونڈھوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اسی طرح کرتے تھے

۹۹- حدثنا تمام بن

نجیح قال: نزل عمر بن عبد العزيز على باب خلف فقال انطلقوا بنا نشهد الصلاة مع أمير المؤمنين فصلی بنا الظهر و العصر و رأيتہ رفع يديه حين ركع.

۱۰۰- عن عبد الله بن

عمر رضى الله عنه قال: رأيت رسول الله ﷺ إذا قام فى الصلاة رفع يديه حتى يكونا حذو منكبيه و كان يفعل ذلك إذا رفع رأسه من الركوع فيقول سمع

۹۹- قال مبشر بن إسماعيل حدثنا تمام بن نجیح. (الأثر ضعيف بهذا السند)

۱۰۰- حدثنا محمد بن مقاتل أنبأنا يونس عن الزهري حدثنا سالم عن عبد الله بن

عمر. (الحديث صحيح بهذا السند)

اور جب سجدہ میں جاتے تو اپنے ہاتھوں کو نہیں اٹھاتے تھے۔

۱۰۱- یحییٰ بن ابواسحاق نے روایت کیا کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ کو دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا۔

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کی حدیث کو لینا زیادہ بہتر ہے۔

۱۰۲- سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت کی اتباع کرنا زیادہ ضروری ہے۔

۱۰۳- مجاہد سے روایت ہے انہوں نے کہا

اللہ لمن حمدہ و لا یفعل ذلك فی السجود.

۱۰۱- عن یحییٰ بن أبی إسحاق قال: رأیت أنس بن مالک رضی اللہ عنہ یرفع یدیه بین السجدتین.

قال البخاری و حدیث النبی ﷺ أولى..

۱۰۲- عن سالم بن عبد اللہ قال: سنة رسول اللہ أحق أن تتبع.

۱۰۳- عن مجاهد قال:

۱۰۱- حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا حماد بن سلمة عن يحيى بن أبي إسحاق قال رأيت أنس بن مالك (الحديث موقوف على انس)

۱۰۲- حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا عمرو بن دينار عن سالم بن عبد الله. (الأثر صحيح)

۱۰۳- حدثنا قتيبة حدثنا سفيان عن عبد الكريم عن مجاهد. (الأثر صحيح)

کہ نبی ﷺ کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں جس کے ہر قول کو لیا جائے، نبی ﷺ کے علاوہ ہر شخص کے قول کو لیا بھی جائے گا اور چھوڑ بھی دیا جائے گا۔

لیس أحد بعد النبي ﷺ إلا يؤخذ من قوله و يترك إلا النبي ﷺ.

۱۰۴- ہزیل بن سلیمان ابو عیسیٰ نے بیان کیا کہ میں نے اوزاعی سے کہا کہ اے ابو عمرو! جب آدمی نماز میں کھڑا ہو تو ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ یہی امر اول ہے۔

۱۰۴- حدثنا الهزيل بن سليمان أبو عيسى قال: سألت الأوزاعي قلت يا أبا عمرو ما تقول في رفع الأيدي مع كل تكبيرة و هو قائم في الصلاة؟ قال ذلك الأمر الأول.

اوزاعی سے ایمان کے بارے میں پوچھا گیا اور میں سن رہا تھا، انہوں نے کہا کہ ایمان بڑھتا اور گھٹتا ہے، پس جس نے یہ گمان کیا کہ ایمان بڑھتا اور گھٹتا نہیں ہے وہ بدعتی ہے اس سے بچو۔

و سئل الأوزاعي و أنا أسمع عن الإيمان؟ فقال يزيد و ينقص، فمن زعم أن الإيمان لا يزيد ولا ينقص فهو صاحب بدعة فاحذروه.

۱۰۵- جریر بن حازم سے روایت ہے، وہ

۱۰۵- عن جرير بن حازم

۱۰۵- حدثنا محمد بن عرعرة حدثنا جرير بن حازم قال سمعت نافعاً قال: (ا لحديث موقوف بهذا السند)

کہتے ہیں کہ میں نے نافع کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب جنازہ کی نماز میں اللہ اکبر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۱۰۶- نافع نے روایت کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے نماز جنازہ کی ہر تکبیر میں اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔ اور (چار رکعت والی نماز میں) جب دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۱۰۷- یحییٰ بن سعید نافع سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب جنازہ کی نماز پڑھتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

قال: سمعت نافعا قال: كان ابن عمر إذا كبر على الجنازة رفع يديه.

۱۰۶- عن نافع عن ابن عمر أنه قال يرفع يديه في كل تكبيرة على الجنازة وإذا قام من الركعتين.

۱۰۷- عن يحيى بن سعيد أن نافعا أخبره أن عبد الله بن عمر كان إذا صلى على الجنازة رفع يديه.

۱۰۶- حدثنا علي بن عبد الله حدثنا عبد الله بن إدريس قال: سمعت عبد الله عن نافع. (الحديث موقوف على ابن عمر بهذا السند)

۱۰۷- قال أحمد بن يونس حدثنا زهير حدثنا يحيى بن سعيد أن نافعا أخبره. (الحديث موقوف بهذا السند)

۱۰۸- عمر بن ابو زائدہ نے بیان کیا

کہ میں نے قیس بن ابو حازم کو دیکھا
انہوں نے جنازہ کی نماز میں اللہ اکبر کہا
اور ہر تکبیر میں اپنا ہاتھ اٹھایا۔

۱۰۹- موسیٰ بن دھقان نے بیان کیا

کہ میں نے ابان بن عثمان کو جنازہ کی
نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، وہ پہلی تکبیر
میں اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۱۱۰- ابو الغصن کا بیان ہے کہ میں

نے نافع بن جبیر کو دیکھا، وہ جنازہ کی
نماز میں ہر تکبیر میں اپنے ہاتھوں کو
اٹھاتے تھے۔

۱۰۸- حدثنا عمر بن

أبي زائدة قال: رأيت قيس
بن أبي حازم كبير على جنازة
فرع يديه في كل تكبيرة.

۱۰۹- عن موسى بن

دهقان قال: رأيت أبان بن
عثمان يصلي على الجنازة
يرفع يديه في أول تكبيرة.

۱۱۰- حدثنا أبو الغصن

قال: رأيت نافع بن جبير
يرفع يديه في كل تكبيرة
على الجنازة.

۱۰۸- حدثنا أبو الوليد حدثنا عمر بن أبي زائدة. (الأثر بهذا السند حسن)

۱۰۹- حدثنا محمد بن أبي بكر المقدمي حدثنا أبو معشر يوسف البراء عن موسى
بن دهقان. (الأثر ضعيف بهذا السند)

۱۱۰- حدثنا علي بن عبد الله و إبراهيم بن المنذر قالوا: حدثنا معن بن عيسى حدثنا
أبو الغصن. (الأثر بهذا السند حسن)

۱۱۱- غیلان بن انس سے روایت ہے

وہ کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو دیکھا، وہ جنازہ کی نماز میں ہر تکبیر کے ساتھ اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۱۱۲- عبداللہ بن علاء نے بیان کیا کہ

میں نے مکحول کو جنازہ کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، وہ چار تکبیریں کہتے تھے اور ہر تکبیر کے ساتھ اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۱۱۳- ابومصعب صالح بن عبید نے

بیان کیا کہ میں نے وہب بن منبہ کو دیکھا وہ ایک جنازہ کے ساتھ چل رہے تھے، پھر انہوں نے (نماز جنازہ میں)

۱۱۱- عن غیلان بن

انس قال: رأیت عمر بن عبد
العزیز یرفع یدیه مع کل
تکبیرة (یعنی علی الجنازة)

۱۱۲- حدثنا عبد اللہ بن

العلاء قال: رأیت مکحولا
یصلی علی الجنازة یکبر علیہا
أربعا و یرفع یدیه مع کل تکبیرة.

۱۱۳- حدثنا أبو

مصعب صالح بن عبید
قال: رأیت وہب بن منبہ
یمشی مع جنازة فکبر

۱۱۱- حدثنا محمد بن العثنی حدثنا الولید بن مسلم قال سمعت الأوزاعی عن

غیلان بن انس. (الآثر موقوف بهذا السند)

۱۱۲- حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا زید بن الحباب حدثنا عبد اللہ بن العلاء. (الآثر

موقوف بهذا السند)

۱۱۳- حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا أبو مصعب صالح بن عبید. (الآثر ضعیف

بهذا السند)

چار تکبیریں کہیں، وہ ہر تکبیر کے ساتھ اپنے ہاتھ کو اٹھایا۔

۱۱۴- معمر نے بیان ہے کیا کہ زہری

نماز جنازہ میں ہر تکبیر کے ساتھ اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۱۱۵- حماد روایت کرتے ہیں کہ میں

نے ابراہیم نخعی سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ پہلی تکبیر کے ساتھ اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

محمد بن جابر کی روایت جو "عن

حماد عن ابراہیم عن علقمة عن عبد

اللہ عن ابی بکر عمر (رضی اللہ عنہما) کی

سند سے آئی ہے اس سے مختلف ہے۔

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ اہل علم کے

أربعاً يرفع يديه مع كل تكبيرة.

۱۱۴- أنبأنا معمر عن

الزهري أنه كان يرفع يديه مع كل تكبيرة على الجنازة.

۱۱۵- عن حماد

سألت إبراهيم فقال

يرفع يديه مع أول تكبيرة.

و خالفه محمد بن جابر

عن حماد عن إبراهيم عن

علقمة عن عبد الله عن أبي

بكر و عمر رضي الله عنهما.

قال البخاري: و حديث

۱۱۴- حدثنا علي بن عبد الله حدثنا عبد الرزاق أنبأنا معمر عن الزهري. (الأثر بهذا

السند صحيح)

۱۱۵- وقال و كيع عن سفيان عن حماد. (الأثر معلق بهذا السند)

نزدیک ثوری کی حدیث زیادہ صحیح ہے، اس کے علاوہ حضرت عمرؓ سے کئی سندوں سے یہ روایت آئی ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو اٹھایا ہے۔

۱۱۶- علی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے مشائخ میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ نماز میں ہاتھ نہ اٹھاتا ہو، میں نے ان سے پوچھا کہ کیا سفیان اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں۔

۱۱۷- امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ امام احمد بن حنبلؒ نے کہا کہ میں نے معتمر، یحییٰ بن سعید، عبد الرحمن اور اسماعیل کو دیکھا وہ رکوع کے وقت اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

الثوری أصح عند أهل العلم مع أنه قد روى عن عمر رضى الله عنه عن النبي ﷺ من غير وجه أنه رفع.

۱۱۶- قال علي ما رأيت أحدا من مشايخنا إلا يرفع يديه في الصلاة. قال البخاري قلت له سفیان كان يرفع يديه، قال نعم.

۱۱۷- قال البخاري قال أحمد بن حنبل: رأيت معتمرا و يحيى بن سعيد و عبد الرحمن و إسماعيل يرفعون أيديهم عند الركوع و إذا رفعوا رؤوسهم. (الأثر صحيح بهذا السند)

۱۱۸- اشعث سے روایت ہے کہ

حسن جنازہ کی نماز میں ہر تکبیر میں اپنے
ہاتھ کو اٹھاتے تھے۔

۱۱۸- عن الأشعث قال

كان الحسن يرفع يديه في
كل تكبيرة على الجنازة.

ملت

۱۱۸- حدثنا علي بن عبد الله حدثنا ابن أبي عدي عن الأشعث. (والأثر صحيح بهذا

السند)

صلوة التراويح

یہ کتاب علامہ محمد ناصر الدین البانی کی معرکتہ الآراء تصنیف ہے، آپ کی یہ کتاب علمی دنیا میں اپنی دینی و علمی اہمیت اور افادیت کی بناء پر عوام و خواص میں بیحد مقبول ہوئی، اب ادارہ الدار السلفیہ نے نہایت اہتمام کے ساتھ اردو دانوں کی آسانی کیلئے اس کا اردو ایڈیشن پیش کیا ہے۔

علامہ البانی رحمہ اللہ نے تراویح کی بابت اس کے تمام گوشوں کو صحیح احادیث نبویہ اور آثار صحابہ کی روشنی میں مدلل اور مفصل طور پر بیان کر دیا ہے جس کے ذریعے تراویح کی بابت مسلمانوں کے مختلف طبقات میں پھیلی ہوئی غلط فہمیوں کا پوری طرح سے ازالہ ہو سکتا ہے۔ یہ کتاب اپنے موضوع میں انتہائی مستند اور فیصلہ کن حیثیت رکھتی ہے، جس میں تراویح سے متعلق ہر مسئلے کا حل دو ٹوک انداز میں پیش کیا گیا، عوام و خواص کیلئے اس کا مطالعہ انتہائی مفید اور تسلی و تشفی کا باعث ہے۔

سائز: 20×30 تعداد صفحات: 136

ملنے کا پتہ

دارالعلم لمؤئیدی



DARUL ILM

PUBLISHERS & DISTRIBUTORS

242, J.B.B. Marg, (Belasis Road),
Nagpada, Mumbai-8 (INDIA)

Tel.: (+91-22) 2308 8989, 2308 2231

fax :(+91-22) 2302 0482

E-mail : ilmpublication@yahoo.co.in

Minhaj-us-Sunnat

₹50/-